عقیدۂ توحید پر جلالی کے شبہات کا ازالہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ سید توصیف الرحمٰن راشدی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ توحید پر
جلالی کے شبہات کا ازالہ

الشیخ سیّد توصیف الرحمٰن راشدی حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عقیدۂ توحید پر جلالی کے شبہات کا ازالہ

❀ فہم توحید ---------- 5
❀ یہود ونصاریٰ کا شرک ---------- 6
❀ مشرک اللہ کا پیارا نہیں ہوتا ---------- 9
❀ آج شرک کرنے والوں کا حال ---------- 13
❀ لعل شہباز قلندر کا شہر سیہون شریف ---------- 21
❀ خود کو موّحد کہنا ---------- 25
❀ لا الٰہ الا اللّٰہ کے معنی میں شبہ ---------- 28
❀ کلمہ کے معنی میں شبہ کا ازالہ ---------- 29
❀ الوہیت اور معیار الوہیت پر اعتراض ---------- 42
❀ کیا جلالی صاحب حنفی العقیدہ ہیں؟ ---------- 42
❀ لفظ ''داتا'' سے متعلق شبہ ---------- 43
❀ تفتازانی کا کردار اور نظریات ---------- 46
❀ شرک کی تعریف آئمہ احناف کے اقوال کی روشنی میں ---------- 48
❀ جلالی صاحب کی ایک اور بات کا جواب ---------- 50
❀ ایک اور شبہ ''رب والے کام اس کے بندے بھی کر سکتے ہیں'' ---------- 57
❀ اللہ تعالیٰ سے براہِ راست نہیں مانگ سکتے ---------- 60
❀ رب والے دوسرے ہیں اور رسول والے دوسرے؟ ---------- 61

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہمارا عقیدہ! ---------------------------------- 65
❀ حدیث استعانت کے متعلق شبہ ---------------------------------- 68
❀ ”شرك فی النبوة“ اور ”شرك فی الالوهیت“ کے متعلق شبہ ----------- 70
❀ شرك فی الرسالت کیا ہے؟ ---------------------------------- 73
❀ بتوں کی محبت غالب اور رب کی محبت مغلوب کا شبہ ------------------------- 75

❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ توحید پر جلالی کے شبہات کا ازالہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ .
أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .
﴿فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ٥﴾ (المؤمن: 83)

''پھر جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلوں کے ساتھ آئے تو وہ اس پر پھول گئے جو ان کے پاس کچھ علم تھا اور انھیں اس چیز نے گھیر لیا کہ جس کے ساتھ وہ مذاق کرتے تھے۔''

دین اسلام دین توحید ہے، عقیدہ توحید وہ عظیم نعمت ہے جو اللہ اپنے پیاروں کو اپنے پسندیدہ لوگوں کو عطا کیا کرتا ہے اور جس کو اس عقیدے کا فہم حاصل ہو جاتا ہے وہ دھرتی پر چلتا ہوا دھرتی پہ رہتا ہوا بھی اس کی جنت کنفرم (Confirm) ہو چکی ہوتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن ٹھکانے صرف دو ہیں: ایک جنت اور ایک جہنم۔ اہل توحید یعنی لا الٰـہ الا اللّٰہ کی پکار کو کماحقہ پہچاننے والے کا ٹھکانہ رب کی جنت ہے، اور اللہ مالک کی عبادت میں شرک کرنے والے، عقیدہ توحید کو نہ سمجھنے والے آخرت میں ان کا ٹھکانہ ہمیشہ کی دہکتی ہوئی آگ ہے۔

فہم توحید:

سادہ الفاظ میں خالق و مالک کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ ٹھہرانا توحید ہے اور یاد رکھو یہ توحید بڑی عظیم دعوت ہے۔ جس پیغام کو اللہ مالک کے نبی اور ہر پیغمبر نے اپنی اُمت تک پہنچایا، لیکن افسوس! اہل شرک نے عقیدہ توحید کو چھوڑ کر خالق و مالک کی عبادت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیروں کو شریک بھی ٹھہرایا اور اپنے بارے میں یہ دعوے بھی کیے کہ ہم جنتی ہیں، ہم اللہ کے پیارے ہیں وہ مثال مشہور ہے ایک چوری دوسرا سینہ زوری۔ چور چوری کرے لیکن اپنی چوری کو تسلیم کر لے تو اتنا غصہ نہیں آتا جتنا غصہ اس پر آتا ہے جو چوری کرے اور کہے مجھے چور نہ کہو۔ اور یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ ہر دور کے مشرک کا یہی وطیرہ رہا ہے کہ وہ بدعقیدگی میں انتہاء کو پہنچتے ہوئے بھی اپنی تمناؤں میں اپنے آپ کو اللہ کے مقرب سمجھتے۔

یہود و نصاریٰ کا شرک:

آیئے! یہودیوں کا حال اللہ تعالیٰ کے کلام سے جانتے ہیں کہ ان کے جرائم کتنے تھے وہ شرک کی کس دلدل میں گرے ہوئے تھے اور ان کے دعوے اور تمنائیں کتنی تھیں، اُن کے جرائم پر نظر دوڑایئے پھر ان کی امیدوں کو دیکھئے، یہودی کہا کرتے تھے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ (معاذ اللہ عما یقولون).

حالاں کہ درحقیقت خالق و مالک کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اس کی کوئی بیوی اور اولاد نہیں ہے۔ اللہ نہ جنا گیا ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے۔ اولاد کمزوریاں ہیں، بیوی کمزوری ہے، چناں چہ خالق ہر طرح کی کمزوری سے پاک ہے۔ لیکن اُن کے عقیدہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ﴾ (التوبة: 30)

''اور یہودیوں نے کہا عزیر علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے۔''

یہ یہودیوں کے جرائم میں ایک بہت بڑا جرم تھا کہ اس ذات کو جو اپنی ذات میں تنہا، اپنی عبادت میں بھی تنہا، اپنی صفات میں بھی یکتا ہے (تو عزیر علیہ السلام کو) اس کی اولاد اور اس کا بیٹا قرار دیا۔ یہ ظالم مزید زبان درازی کرنے والے کہا کرتے تھے:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ﴾ (المائدة: 64)

''اور یہود نے کہا: اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

﴿غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا﴾ (المائدة: 64)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”حقیقت میں ان کے اپنے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، اور ان کے اس قول کی وجہ سے اللہ خالق و مالک نے ان پر لعنت کا کوڑا برسایا ہے۔“

مالک ان کے جواب میں فرماتا ہے:

﴿بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ﴾ (المائدة : 64)

”اس خالق و مالک کے ہاتھ دونوں کھلے ہوئے ہیں۔“

﴿يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ﴾ (المائدة : 64)

”وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا اور جس کے لیے چاہتا ہے عطا کرتا ہے وہ کسی کا پابند نہیں ہے۔

دوسرے مقام پر مزید فرمایا:

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ﴾

(آل عمران : 181)

”بلا شبہ یقیناً اللہ نے ان (ظالموں) کا قول سن لیا جنھوں نے یہ کہا اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔“

﴿سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا﴾ (آل عمران : 181)

”جو کچھ انہوں نے کہا، ہم لکھ لیں گے۔“

قیامت کے دن یہ رب کی عدالت میں جواب دہ ہوں گے۔ حالاں کہ اللہ مالک نے ان کی ہدایت کے لیے کتاب اتاری، تورات بھیجی یہ ہدایت اور نور کا چشمہ تھی۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ﴾ (المائدة : 44)

”ہم نے تورات کو اتارا اس میں ہدایت اور نور ہے۔“

یعنی جو نور کا منارہ تھا اور ہدایت کا سرچشمہ تھا مگر یہودیوں نے (اسے چھوڑ کر) ظلم کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے گمراہی کے اندھیروں میں بھاگتے ہوئے عقیدے کیا گھڑے؟ بلکہ اللہ کی دی ہوئی کتاب کو ٹھکرایا، نور اور ہدایت کو چھوڑا، اپنے ہاتھوں سے کلام لکھا، اپنے ہاتھوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ چیزیں تراشیں، اپنے ہاتھوں سے کچھ بنایا اور اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے انسانی قوانین گھڑے اور اللہ کی طرح ان کو منسوب کیا۔ اُن کے جرم سے مالک پردہ فاش کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ (البقرة: 79)

”پس تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔“

چنانچہ ان کے لیے تباہی بربادی ہے جو اپنی باتوں کو اپنے گھڑے ہوئے قوانین کو، اپنے تراشے ہوئے جملوں کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بعد ازاں جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، رسول کریم ﷺ کی نبوت کے دلائل کو یہودیوں نے پہچانا، جان لیا، حق کو سمجھ لیا، جس رسول کا انتظار ہو رہا تھا یہی وہ سچا رسول ہے لیکن اپنے مذہبی تعصب پر اپنی قومیت کی بنیادوں پر ڈٹے رہے، اور پیارے حبیب علیہ السلام کو پہچاننے کے باوجود ایمان نہ لے کر آئے۔ بلکہ جواب میں کیا کہتے ہیں:

﴿وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا﴾ (البقرة: 135)

”انہوں نے کہا: یہودی بن جاؤ یا نصرانی، تم ہدایت پا جاؤ گے۔“

مطلب کیا تھا اس بات سے کہ......

محمدی نہ بننا......محمد کریم ﷺ پر ایمان نہ لانا۔

پچھلے کفر کے جرائم تو تھے ہی، لیکن آمنہ کے لعل کے آنے کے بعد آپ کی نبوت کو تسلیم نہ کرنا، بذاتِ خود ایک بہت بڑا جرم ہے۔ اپنی ان تمام بداعمالیوں، بدعقیدگیوں اور شرک میں گھرے ہونے کے باوجود وہ کہا کیا کرتے تھے؟ اپنے بارے میں عقیدہ کیا رکھتے تھے؟ اپنے بارے میں تمنائیں کیا رکھتے تھے؟

یہودی اور نصرانی کہا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اللہ کے پیارے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(معاذ اللہ عما یقولون)

مشرک اللہ کا پیارا نہیں ہوتا:

یہ بات یاد رکھو کہ کوئی مشرک اللہ کا پیارا نہیں ہوسکتا۔ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، اللہ کی ذات وصفات اور عبادت میں کسی اور کو حصہ دار بناتا ہے خواہ وہ نبی کا بیٹا ہو یا نبی کا چچا ہو یا نبی کا باپ ہو۔ جہاں باقی لوگ جہنم کی آگ میں جلنے والے ہیں، رب کے ساتھ شرک کرنے والے بھی اس آگ میں جلنے والے ہیں۔ بھلے نسل کے لحاظ سے وہ کتنے ہی اعلیٰ کیوں نہ ہوں۔

جو شرک کرے وہ اللہ کا پیارا کبھی نہیں ہوسکتا۔ جس کا دل پیارا ہوتا ہے وہ اللہ کے اولیاء میں شامل ہوتا ہے۔ اللہ کا پیارا بننے کے لیے پہلی شرط یہی ہے کہ وہ خالق و مالک کی شان کو پہچانتا ہو اور اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرے جیسا کہ مالک نے خود اعلان کیا تھا میں سارے گناہ جس کے لیے چاہوں گا معاف کر دوں گا لیکن شرک کسی کے لیے معاف نہیں کروں گا۔

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾

(النساء: 48)

”بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اس کے سوا جو (گناہ) جس کے لیے چاہے بخش دے۔“

شرک کا گناہ معاف نہیں ہونے والا، کیونکہ جب کوئی شخص اللہ کی عبادت میں کسی اور کو شریک بنانے کا جرم کرے اور پھر عقیدہ رکھے کہ میں اللہ کا پیارا ہوں یہ ایسے ہی جیسے اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ہو۔ شرک کا پورا دھندا چلانے والے............ اور دعویٰ کتنا عجیب کر رہے ہیں؟ مزید یہود و نصاریٰ نے کہا:

﴿وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ﴾ (البقرة: 111)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اور انہوں نے کہا ہر گز جنت میں داخل نہیں ہو گا مگر وہ جو یہودی ہو یا نصرانی ،
یہ اُن کی تمنائیں ہیں۔“
ایسی تمنائیں جو پوری نہیں ہوسکتیں۔

کیوں کہ جب تم نے وادی شرک میں قدم رکھا، توحید کے پاک صاف چشمے سے اپنے پاک رشتے کو توڑا، عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا اسی وقت تمہارے اور جنت کے درمیان گویا ایسی پہاڑ کی چٹانیں کھڑی ہوگئیں جن کو تم کبھی بھی ختم کر کے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ تمہارا جنت میں جانا اتنا ہی مشکل ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا مشکل ہے۔ ان کے غرور کا حال اللہ تبارک وتعالیٰ مزید بیان کرتے ہیں:

﴿وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً﴾ (البقرة : 80)

”اور انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں آگ مگر گنتی کے چند دن۔“
ہمارا ٹھکانہ ہمیشہ جہنم نہیں بلکہ جنت ہے۔

یہ یہودیوں کا حال اور ان کے جرائم تھے اور یہی حال نصاریٰ کا بھی رہا۔ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہی اعمال کیے جو یہودیوں نے سیّدنا عزیر علیہ السلام کے بارے میں کیے تھے۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام انھیں خوشخبری سنا کر گئے تھے۔ انھیں بتا کر گئے تھے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ﴾ (الصف : 6)

”جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف رسول کر بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں تصدیق کرتا ہوں اس کتاب کی جو مجھ سے پہلے تھی تورات کی صورت میں ہے۔“

﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصف : 6)

”اور ایک ایسے رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا نام احمد ہوگا۔ (ﷺ)۔“

تورات کی تصدیق کرنے والے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں، محمد کریم ﷺ کی خوشخبری دینے والے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں، لیکن جب پیارے حبیب ﷺ آئے، شریعت محمدیہ آئی، پیارے نبی ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا، نصاریٰ کے سامنے واضح ہوا تو پھر ان کا جواب کیا تھا:

﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ﴾ (الصف: 6)

”تو جب وہ واضح دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا، انھوں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے۔“

یعنی جب واضح دلائل آ گئے، دی ہوئی نشانیاں آ گئیں نصاریٰ نے ان نشانیوں کے دیکھنے کے بعد ان دلائل کو جاننے اور پہچاننے کے بعد کیا کہا؟ کہا: یہ تو کھلا جادو ہے۔ ہم اس جادو پر ایمان نہیں لاتے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو پیغام دیتے ہوئے کہا تھا:

﴿إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ﴾ (المائدۃ: 73)

”میں اللہ کا بندہ ہوں۔“

مجھے اللہ کا بندہ ہی تسلیم کرنا۔ نصاریٰ نے جرائم کی سیڑھی پر بہت بڑا جرم کرتے ہوئے قدم رکھتے ہوئے کہا:

﴿وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ﴾ (التوبۃ: 30)

”اور نصاریٰ نے کہا: مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔“

نبی نے جو توحید کا درس دیا جو پیغام دیا جس طرح یہودیوں نے شرک کو امتیوں کے اندر پھیلایا عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا یہی جرم نصاریٰ نے کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے دعوے کے خلاف اللہ کا بیٹا کہا پھر قدم آگے بڑھائے اور کہا:

﴿إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ﴾ (البقرۃ: ۱۱۱)

”تین کا تیسرا اللہ ہے۔“

تین الٰہوں (معبودوں) کا عقیدہ رکھا اور کہا اللہ بھی الٰہ ہے، مریم بھی الٰہ ہے، عیسیٰ بھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الٰہ ہے۔ تین معبودوں کا عقیدہ رکھنے والے...... رسول اللہ ﷺ اور عیسیٰ علیہ السلام کے اس پیغام کو بھلا دینے والے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ کہو۔ لیکن یہ کہنا چھوڑ کر کیا کہا؟

﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾ (المائدة: ۱۷)

”بے شک مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔“

ان تمام کفریہ عقائد کے باوجود نصاریٰ کا عقیدہ کیا تھا؟

﴿وَ قَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصٰرٰى﴾ (البقرة: 111)

”انھوں نے کہا: جنت میں صرف یہودی اور عیسائی جائے گا۔“

چناں چہ شرک اکبر کرنے کی بنا پر یہ جنت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہوئے۔ لیکن اپنے عقیدے (شرک) کو نہیں چھوڑا، اور تمنائیں جاری رکھیں کہ ہم ہی جنت میں جانے والے ہیں۔

پیارے نبی حبیب کریم ﷺ کی رحمت پر قربان جاؤں کہ آپ نے اپنی امت کو (شرک سے) ڈرایا اور سابقہ اُمت کے لوگوں کا حال بتایا اور فرمایا: لوگو! میں اللہ کا بندہ ہوں۔ مجھے اللہ کا بندہ کہنا۔ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

((لَتَتْبَعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ .)) [1]

”تم ضرور پیروی کرو گے اپنے سے پہلے لوگوں کی۔“

ان کے نقش قدم پر چلو گے۔ پھر وہی ہوا جو رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا۔ کلمہ پڑھنے والوں میں واسع بن عطا کھڑا ہوا۔ اس نے دو الٰہوں کا تصور پیش کیا: ایک شر کا خالق دوسرا خیر کا خالق۔ علماء نے اس کے کفر کو پہچانا، اس کے جرائم کو دیکھا، اس نے جنت میں ہونے والے مالک کے دیدار سے انکار کیا، اللہ کی صفات کا انکار کیا اور اپنے بارے میں دعویٰ کیا اور اپنے بارے میں کہا ہم اہل توحید ہیں۔ توحید کی دھجیاں اڑا دیں اور دعویٰ کیا کہ ہم اہل توحید ہیں۔ چناں چہ وہ اس پر شور کرتے رہے کہ ہم توحید والے ہیں مگر علماء و محدثین نے ان کے کفر کو پہچان کر ان پر کفر کا فتویٰ لگایا اور پیارے نبی ﷺ کی دی ہوئی خبر روز روشن کی طرح

[1] صحیح البخاری: 7320.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پوری ہوئی کہ کلمہ پڑھنے والوں نے یہود و نصاریٰ کے (Foot Point) پر قدم رکھے اور محمد ﷺ کو اِلٰہ قرار دیا۔ جیسے یہود و نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا الٰہ کہا اسی طرح ان کلمہ پڑھنے والوں نے محمد ﷺ کو بھی الٰہ کہا۔

یہ بات یاد رہے کہ ہمارے یہ جملے کسی کو پریشان کرنے کے لیے نہیں ہیں۔ بلکہ ہم تمھارے اس خالق و مالک کا تعارف کروا رہے ہیں، جو تمھیں ماں کے پیٹ میں رزق دیتا رہا۔ جو تمہارا مشکل کشا اور تمھیں اس دھرتی پر لے کر آیا۔ تمہارے جسم کو قوت و طاقت بخشی، تمھیں رزق اور عزت دی۔ تمھیں مال و دولت دی۔ اس خالق و مالک کو نہ بھولیے۔ مولویوں کے فراڈ میں پھنس کر اس رب سے رشتہ توڑ کر غیروں کے ساتھ نہ جوڑیں۔ ہمارا کلام شرک کی وادی میں، شرک کی دلدل میں ڈوبنے والی عوام سے ہے اس (خالق) کو پہچانئے جس نے باپ کے پانی کو ماں کے رحم میں پہنچایا۔ وہ کون سا داتا تھا جس نے خون کے لوتھڑے سے جسم بنایا؟

﴿ثُمَّ اَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ﴾

”پھر اس نے تمھاری صورتوں کو خوب صورت بنایا۔“

اس غریب نواز کا نام کیا تھا؟ اس حاجت روا کا نام کیا تھا، جو تمھیں دھرتی پر لے کر آیا؟ اس دستگیر کا نام کیا تھا اس داتا، اس غریب نواز، اس دستگیر کو ”اللّٰہ“ کہتے ہیں، لوگو! اس خالق حقیقی کو مت بھولیے اور ایسے شرک و بدعت سے بچیئے جو سابقہ امتوں نے کیا۔

آج شرک کرنے والوں کا حال:

آج کچھ لوگوں نے نبی کریم محمد ﷺ کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے۔

خواجہ محمد یار فریدی کی کتاب دیوان محمدی جس کا صفحہ نمبر 156 ہے اس پر وہ اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے (اس مصنف کا نام بھی محمد یار فریدی گڑھی ہے) شعر میں لکھتا ہے:

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو مسلمان ہے دغا باز نہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر محمد یار فریدی، محمد ﷺ کو الٰہ مان لے، اللہ مان لے پھر مسلمان ہے دغا باز نہیں، اور رب محمد کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے (مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) کے الفاظ سے اپنا تعارف کرایا اور جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ سمجھتا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس نے آپ ﷺ کو عبدیت سے نکال کر رب بنا لیا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ اللہ کے علاوہ کسی کو اللہ کہے۔ مگر محمد یار فریدی اپنی اس کتاب کے صفحہ نمبر 204 میں سرائیکی میں خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے:

خدا آکھاں تاں جگ ڈردا اے

اگر میں محمد ﷺ کو الٰہ کہوں تو لوگوں کا ڈر آتا ہے، لوگ مار دیں گے، لوگوں کا خوف ہوتا ہے۔

خدا آکھاں تاں جگ ڈردا اے
جدا آکھاں تے دل مردا اے

اگر میں یہ کہوں کہ محمد خدا نہیں ہے محمد الٰہ نہیں ہے خدا سے جدا ہے تو دل میرا مر جاتا ہے۔ کیونکہ یہ میرے عقیدے کے خلاف ہے۔

بشری بھیس وٹا کے آیا
احد اوہو احمد سدایا

کیا یہ وہی جرم نہیں جو یہود و نصاریٰ نے کیا؟

ارے اللہ کے بندو! اگر محمد رسول اللہ ﷺ اَحَدْ تھے...... جس طرح سے کہنے والا کہتا ہے:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اُتر پڑا مدینے میں مصطفیٰ ہو

طائف میں پتھر کسے مارے گئے؟ اَحَدْ کو یا اَحْمَدْ کو؟ مکہ سے کسے نکالا گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر پیچھے کون سوار ہوا؟ صدیق اکبر کے کندھوں پر سوار ہو کر مدینے تک کون گیا تھا؟ ابوبکر کی گود میں سر رکھ کر کون سویا تھا؟ مدینہ میں کون پہنچا تھا؟ ابوایوب انصاری کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر میں کس نے جا کے قیام کیا تھا؟ مسجد رسول کی تعمیر کا وقت آیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر اللہ کا گھر کس نے بنایا تھا؟ خود رب نے یا رب کے رسول نے؟ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) عقل بہت بڑی نعمت ہے۔ اس عقل کا جنازہ نہ نکالو۔ ارے بتاؤ! اُحد میں دانت کس کے شہید ہوئے تھے؟ ماتھا کس کا زخمی ہوا تھا؟ فرشتہ کس کے پاس آیا تھا؟ کس کا پیغام لایا تھا؟ اشارہ کرو تو طائف کے پہاڑوں کو گرا کر بستی والوں کو پیس دیں، کون کس کو کہہ رہا تھا؟

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ .)) [1]

کس کا آوازہ تھا؟ تم نے کفر اور ایمان کے درمیان فرق ہی ختم کر دیا۔

لاہور کا پیر نوری بوری والا، کئی لوگوں نے اس نوری والے بابا کو دیکھا ہوگا اس نوری والے بابے کی کنڈ (کمر) میرے داتا اللہ نے جھکائی ہوئی ہے۔ اے فوت شدگان کو داتا کہنے والو! تم اس کی کمر اپنے کسی بزرگ سے ہی سیدھی کروا لیتے...... وہ بھی اِدھر تھا اور تمھارا داتا بھی ادھر ہی (لاہور میں) ہے اتنی بات بھی نہ مانی تمھاری؟ رب کے بارے میں کہنے والو کہ (وہ داتا نہیں یہ داتا ہے) اصلی داتا نے تمہارے بابے نوری والے کی کمر کو جھکایا تم ساری کائنات کے بابوں کی قبر پر جا کر مراد لے کے مانگ کے دیکھ لو اس مڑی ہوئی کمر کو کوئی سیدھا نہیں کر سکتا۔

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

”کہہ دیجئے کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔“

اس شخص (بابا نوری بوری) کو سامنے بٹھا کر نعیم قوال قوالی گاتے ہوئے یہود و نصاریٰ کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے کہتا ہے:

لوگ عرشاں اُتے لبدے نے

رب بوری والے دے اولے آ بیٹھا

---

[1] صحیح البخاری: ٣٤٧٧

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لوگ میرے خالق و مالک کے بارے میں باطل و گندہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ عرش والا اس گندے بوری والے کی اوٹ میں آ بیٹھا۔ جب کہ اللہ فرماتا ہے:

﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾

”رحمٰن عرش پر مستوی ہے۔“

نعوذ باللہ...... ان قوالوں کا کہنا ہے:

بھول جاتے ہیں عرش پر ڈھونڈنے والے کہ رب لاہور میں نوری والے کے بھیس میں اس کے لباس میں چلے آیا ہے، یہ بابا نہیں بلکہ خدا ہے۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

یہود و نصاریٰ شاید تم سے بہتر تھے کہ کم از کم انھوں نے انبیاء کو اللہ کا بیٹا کہا اور تم نے وقت کے بدترین بدمعاشوں کو رب کا شریک ٹھہرایا۔ آج کے دور میں شرک اتنا بدترین ہو گیا ہے کہ لوگ بابا نوری کو الٰہ کہتے ہیں مگر انھیں اپنے اصل الٰہ (معبود) کی پہچان نہیں اور شرک اس انتہا کو پہنچ چکا ہے کہ مُردوں کو جی بھر کر سجدے کیے، پیروں کی قبروں پر دھمال ڈالی، قبروں پر مردوں کو سجدے کیے، زندوں کو لالچ آئی ان کے منہ میں رال آئی کہ مردوں کو سجدہ کرتا ہے تو ہم زندہ ان سے اچھے ہیں۔ انھوں نے اپنے آپ کو پیر بنا لیا، انھوں نے مُردوں کے آگے جھکنے والوں کو اپنے آگے جھکا لیا۔ نہیں یقین تو طاہر القادری صاحب کا دمشق کا سفر دیکھ لیں۔ ایک کرسی پر بیٹھے ہیں اپنے پاؤں کے نیچے گدی مبارک رکھی ہے۔ ایک مرید آ کے سجدہ ریز ہوتا ہے کہتا ہے مجھے نہیں پتا تھا میرے اتنے بھی پاگل مرید ہوں گے ایسے مریدوں کو وہ اور غفلت میں لے جاتے ہیں۔ جس طرح ......

شہباز کرے پرواز ، جانے دلاں دے راز

اصل میں یہ شعر اس طرح ہونا چاہیے تھا:

”شہباز کرے پرواز مگر یہ نہیں پتا کہ مرنے کے بعد استنجا کون کرائے گا۔“

ہم نے اپنے مردوں کو تیار کیا، غسل دیا، استنجا کرایا، اگر اتنا لوگوں کا راز داں ہوتا تو مرنے کے بعد لوگوں کو اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کی اجازت دیتا؟ اور اسی طرح آج کے بعض

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زندہ پیروں نے اپنے سامنے اپنے پجاریوں کو سجدہ ریز کروایا۔نہیں یقین تو (youtube) پر مشرک کی حد لکھیے ایک کلپ کھلے گا پیر کے سامنے کیسے انسان سجدہ ریز ہو رہے ہیں۔ انسان کے سامنے انسان سجدہ ریز ہو رہے ہیں۔ حالاں کہ جیسا تو پہنتا ہے ویسا وہ پہنتا ہے۔ جیسا تو کھاتا ہے ویسا وہ کھاتا ہے، جیسا تو نکالتا ہے ویسا وہ نکالتا ہے، جتنا تو مجبور ہے اتنا وہ مجبور ہے،کبھی کسی کتے کو دیکھا کسی کتے کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے؟ اتنی عقل تو کسی جانور میں بھی ہوتی ہے۔مگر تم میں اتنی بھی عقل نہیں جتنی ایک جانور میں ہوتی ہے۔ وہ چھ چھ کا گروپ بنا کر ان کے آگے سجدہ کرنا شروع کرتے ہیں۔

ہڑمل شریف کا ایک مزار ہے جہاں ایک عرس منعقد ہوتا ہے خدا کی قسم! رونے کا مقام ہے۔ دل خون کے آنسو روتا ہے کلمہ پڑھ کے اپنا نام مسلمانوں کی لسٹ میں لکھواتے ہیں۔ جو احکام اللہ کی راہ میں کرنے ہوتے ہیں وہ ان کے آگے کرتے ہیں۔ پیر صاحب کرسی پر بیٹھے ہیں۔ ایک دور تھا کہ جب لوگ کسی پیر کو دیکھ کر اپنی آخرت کی فکر کرتے تھے کہ لمبی ڈاڑھی نورانی چہرہ ہوتا تھا ...... دیکھ کر واقعی محسوس ہوتا ہے کہ پیر صاحب ہیں۔لیکن آج کل اکثر داڑھی مونڈ پیر ہیں...... چناں چہ اے توحید پر قائم رہنے والے مسلمان! مبارک ہو تمھیں۔تم نے اپنا سجدہ اپنے رب کے آگے کیا، مگر ہڑمل میں ان لوگوں نے صفیں بنا بنا کر اس داڑھی مونڈھ پیر کے سامنے سجدہ کیا۔صرف سجدہ ہی نہیں کیا، بلکہ اُن کے رونے اور چیخنے کی آوازیں پورے گاؤں نے سنیں۔ وہ رو رو کر اپنے پیر کو منا رہے تھے۔کاش! کبھی اپنے رب کے سامنے سجدہ کیا ہوتا اپنے رب کے سامنے ماتھا ٹیک کے روئے ہوتے تو آج فلاح پاتے۔لیکن جسے ایک رب کو سجدہ کرنا نہ آئے رب بھی اُسے در در پر ذلیل کرتا ہے۔کاش یہ آنسو اپنے رب کے لیے بہائے ہوتے۔سجدہ ریز ہیں دو ڈھائی سو لوگوں کا گروپ سجدہ ریز ہے۔

ابھی ہم روک رہے تھے کہ مردوں کو سجدہ نہ کرو، مگر اب زندوں کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ہم نے انھیں اس سے روکا تو انھوں نے پیروں بابوں کی قبروں پر طواف شروع کر دیا۔انھیں منع کیا کہ طواف تو صرف اللہ کے گھر کا ہوتا ہے۔ اولیاء انبیاء بھی اس گھر کا طواف کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے...... صالحین بھی کرتے رہے...... بیت اللہ کا طواف اللہ کی عبادت کا ذریعہ ہے۔ ہم بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اللہ خالق و مالک کو راضی کرتے ہیں۔ ہم نے کہا قبروں پر طواف نہ کرو۔ مشرکوں نے کہا اچھا بیت اللہ کا طواف ہوتا ہے تو بیت اللہ بنا کر ہم اپنے علاقے میں طواف کر لیتے ہیں۔

چناں چہ انڈیا میں ایک بستی مکہ پور کے نام سے ہے، ظالموں نے قبروں کے اوپر بیت اللہ کا ماڈل بنایا اور اس کا طواف کرتے تھے۔ اِدھر بابوں کی قبریں ہیں طواف کرنے والوں نے ہاتھ میں سبز چادریں پکڑی ہوئیں اور طواف کرنے کے بعد یہ چادریں قبر پر چڑھا دیں۔ کلمہ پڑھنے والے اس کا طواف کر رہے ہیں اور دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم نے انھیں اس سے منع کیا اور انھیں کہا: ابرہہ کی سنت پر عمل نہ کرو۔ کعبہ صرف ایک ہے، ہم نے کہا حقیقی داتا ایک ہے، انھوں نے فوت شدگان کو داتا کہا۔ ہم نے کہا: سچا مشکل کشا ایک ہے۔ انھوں نے اللہ کے نیک بندوں کو مشکل کشا کہا۔ ہم نے کہا بیت اللہ ایک ہے۔ انھوں نے اپنے بزرگوں کی قبروں پر بیت اللہ کا ماڈل بنا کر اس پر طواف کیا۔ ہم نے کہا: حج صرف مکہ میں اللہ کی عبادت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اب انھوں نے اپنے پیروں کی قبروں پر حج شروع کر دیے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ .

ان حقیقتوں میں کسی پر طنز اور تنگ کرنا مقصود نہیں، نہ فرقہ واریت کی بات ہمارا مقصد ہے، بلکہ محمد کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو واضح کرنا مقصد ہے۔ اے لوگو! توحید وہ عظیم عقیدہ ہے جس کی جڑوں میں محمد کریم ﷺ کا مبارک لہو بہا ہے۔ اس توحید کے درخت کو ابوبکر، عمر و عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے لہو نے سیراب کیا ہے۔

جموں چولستان میں ایک پیر ہے...... اس کا نام ہے احمد ایاز ثانی...... اس کی قبر پر حج ہوتا ہے۔ اس حج کا نام حج اصغر رکھا گیا ہے اور اس بستی کا نام مکہ ثانیہ رکھا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ .

ہمیں گستاخ کہنے والو! ہم نے مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی بستی کو نہ ثانی، نہ ثالث کہا۔ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مدینہ طیبہ کے علاوہ کسی بستی کو مدینے والی شان نہیں دی، پھر بھی تم ہمیں گستاخ کہتے ہو؟ یہ اہل حدیث ہیں جو مکہ سے بڑھ کر اور پھر مدینہ سے بڑھ کر کسی بستی کو تسلیم نہیں کرتے۔ مخلوق میں محمد ﷺ سے بڑھ کر کسی کو تسلیم نہیں کرتے۔ قربان جاؤں تمھاری عقلوں پر پھر بھی گستاخ رسول ہم قرار پائے۔ تم مکہ نیا بنا لو تم مدینہ نیا بنا لو...... یہ روس کی ریاستیں ہیں۔ قازقستان کوئی انڈیا پاکستان والا کہہ سکتا ہے کہ اتنی دور کیوں جاتے ہو۔ ہم آپ کو قریب والا ان کا مکہ اور مدینہ دکھاتے ہیں۔ چاچڑ وانگ پیر جہاں دفن ہے وہ مکہ کے برابر ہے۔ مِٹھن کوٹ والے پیر جہاں دفن ہے وہ مدینے کے برابر ہے۔ تم نے رب کی جنت کے دروازے کھینچ کھینچ کر اپنے بابوں کی قبروں پر لگا دیے۔

نہ صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

کیا پاکپتن والے بزرگ کی قبر پر جنت کا دروازہ نہیں ہے؟ کیا بہشتی دروازہ سال میں ایک مرتبہ نہیں کھلتا؟ کیا اس کے اندر سے گزرنے والوں کو بہشتی نہیں سمجھتے؟ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو یہاں سے گزر گیا جنت میں گیا؟ یہ خبر کافروں کے سفیروں تک پہنچی تو امریکی سفیر بھی گزرنے کے لیے پہنچ گیا کہ شاید مجھے بھی جنت مل جائے۔ محمد ﷺ کی جنت میں جانے کے لیے پہلے رب کی توحید ماننی پڑتی ہے۔ محمد کریم ﷺ کی رسالت اور وہ بھی بغیر کسی اُمتی کی شراکت کے ماننی پڑتی ہے۔

احمد ایاز ثانی کی قبر پر حج کروایا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ حج اس لیے کروایا جاتا ہے کہ مکہ کے حج میں جانے کا خرچہ زیادہ ہے۔ اِدھر جلدی کام ہو جاتا ہے۔ پیسے بھی نہیں لگتے۔ خرچہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ فقیروں کا حج ہے اور یہ کوئی ایک قبر نہیں پھر مغرب کے اندر ایک اور بابا پیر سیّدی بوغیار اس کی قبر پر حج ہوتا ہے، اور اس کو بھی فقراء کے حج کا نام دیا جاتا ہے۔ سیّدی بوغیار کی قبر پر آنے والے حاجی قربانی کے جانور ساتھ لے کر آتے ہیں۔ جانور کھڑے جن کو قربان کیا جانا ہے کچھ قربان کیے جا چکے ہیں۔ بابے کے نام پر ذبح کیے ہوئے یہ جانور،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیروں کی قبروں پر ہونے والا نقلی حج تمھیں مبارک ہو۔ اہل توحید کو اللہ کے گھر جانا اور اللہ کے گھر کا حج کرنا مبارک ہو۔

ان بے چاروں نے اپنے بابوں کی قبروں پر حج اس لیے شروع کر دیے، کیونکہ ان کے حاجیوں کی بیت اللہ کے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک پیر نوری میر پور کا بابا کہتا ہے: ''میں قسم کھاتا ہوں واللہ میں وہاں جاتا ہوں اور وہاں کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔''

ہم کہتے ہیں نصیب کی بات ہے ہم گھر سے نکلتے ہیں نماز پڑھنے کے لیے نماز کھڑی ہوتی ہے۔ امام شیخ سدیس، شیخ شریم یا کوئی امام اللہ اکبر کہہ کر نماز کا آغاز کرتے ہیں، ہم ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں تم نماز پڑھو میں ذرا اِدھر ہو کے آیا۔ یہ باقی وقت حمام میں گزارتا ہوگا یا حرم شریف کے بیت الخلاء میں۔ مسلمان وہاں نماز پڑھ کر نکلتا ہے کوئی پوچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو کہتے ہیں۔ ہماری وہاں نماز نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ اپنا حج کا ٹھیکا بھی الگ لے کر جا رہے ہیں۔ پھر لوگوں سے حج کا کہیں گے۔ یہاں ہمارا حج نہیں ہوتا۔ وہاں آ کر کر لیا کرو، اور پھر وہابیوں کو گالی دیتے ہو ہم وہاں توحید پر چلتے ہیں مگر سن لو ہم وہابی نہیں ہم مسلم ہیں۔ عرش والے نے ہمارا نام مسلم رکھا۔ رب عظیم نے دو ہاتھ دیئے۔ ایک ہاتھ میں رب کا قرآن دوسرے میں محمد کریم ﷺ کی حدیث۔ تیسرا ہاتھ نہیں دیا۔

ہم رب کے بندے ہیں...... محمد ﷺ کے امتی ہیں...... محمد کریم ﷺ کو چھوڑ کر، نبی ﷺ کی بستی کو چھوڑ کر کسی اور بستی کی طرف منسوب نہیں ہوئے۔ مدینہ کو چھوڑ کر مکہ کو چھوڑ کر کسی بستی کی طرف منہ کر کے ان جیسا عقیدہ و نظریہ نہیں اپنایا۔ ہماری نظر پڑی آمنہ کے لعل کی جائے پیدائش کی بستی...... اور آمنہ کے لعل کی بستی پر...... ہم نے ان دو بستیوں مکہ اور مدینہ سے بے وفائی نہیں کی۔

طواف کرتے ہوئے بھی اُمت کو گالیاں سکھانے والو! اللہ تمہارے شر سے اُمت کو محفوظ رکھے تم نے قبروں پر طواف کیے۔ بابا بوغیار کی قبر پر حج کیا، قربانی کی، قبروں کا طواف سنا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر تم نے بابا بوغیار کی قبر چھوڑ کر اس کے گھر کا طواف شروع کر دیا، اور دعویٰ کرتے ہیں جو بابا بوغیار کی قبر پر تین دفعہ حج کر لیتا ہے، اسے مکہ اور مدینہ کے حج کا ثواب ملتا ہے۔ تمھیں ایسے نقلی حج اور کعبے مبارک ہوں۔ ہمیں محمد ﷺ کی دی ہوئی پیاری سچی توحید کے عقیدے کی نعمت مبارک ہو۔ فخر کیجئے اللہ کی قسم! وہ مسلمان جن کا ماتھا عرش والے کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ جن کا عمل مدینے والے علاوہ کسی کی دلیل نہیں ڈھونڈتا، وہ اپنے نصیب پر جتنا فخر کریں، کم ہے۔

مصر کے ایک صوفی سے پوچھا گیا ان حجوں کے بارے میں ان عقیدوں کے بارے میں وہ تعارف کرواتے ہوئے کہتا ہے: میں صوفی ہوں کوئی مجھے شیعہ (اہل تشیع) نہ سمجھے، مجھ پر طعن نہ کرے کہ ہم شیعہ ہیں اس لیے یہ کام کر رہے ہیں۔ نہیں میں صوفی ہوں ہمیں لوگ مزاروں کے پجاری کہتے ہیں، اور کہتا ہے: میں فخر کرتا ہوں اس بات پر اور ہاں ہم ابرہہ کے مزاروں کے پوجاری ہیں۔ بابوں کے مزاروں کی پوجا کرتے ہیں۔ کیونکہ قبر اور مزار میں فرق ہے قبر میں عام مسلمان دفن ہوتا ہے اور مزار میں اللہ کا سچا ولی دفن ہوتا ہے۔ ہم اس مزار کی پوجا کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اس پوجا سے اللہ کے قریب ہونے کا موقع ملتا ہے۔ (اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) کیا فرق رہا کفار مکہ کے کفر میں اور ان مزار پرستوں کے کفر میں؟ وہ بھی یہی کہا کرتے تھے ہم ان کی پوجا اس لیے کرتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کے قریب ہونے کا ایک بہانہ ہے۔ آیئے ایک اور حج کی کہانی پڑھیے:

لعل شہباز قلندر کا شہر سیہون:

اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سیہون میں ایک جگہ لال باغ ہے چنانچہ کچھ لوگ دھوکا دیتے ہیں کہ بابے لعل شہباز قلندر کی قبر پر سلفیوں نے جھوٹ بولا، کہ یہاں پر حج ہوتا ہے ہم نہیں کہتے لیکن یہ قبر پر حج نہیں قبر سے کچھ کلو میٹر لال باغ ایک جگہ ہے وہاں پر حج ہوتا ہے، اور قبروں کا طواف تو ہم نے دیکھا تھا مردوں کو سجدے دیکھے تھے۔ لعل شہباز قلندر کا لال باغ اس میں ایک اور منظر بابے کا تھڑا (بابے کا چبوترا) جس میں بابا جی خود دفن نہیں ہیں۔ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چبوترے پر وہ کبھی آ کر بیٹھا کرتے تھے جس پر جھولا رکھا ہے (جھولے لعل) پہلے قوال قوالیاں گاتے تھے اب عورتیں قوالیاں گاتی ہیں۔ کیونکہ اُن کی سی ڈیز (C.D) زیادہ بکتی ہیں اور ثواب بھی مل جاتا ہے شیطانی لذت بھی حاصل ہوتی ہے، ایک ٹکٹ میں دو کام ہو جاتے ہیں۔ جب مرد گاتا تھا اس میں صرف ثواب ملتا تھا اب تو عورتوں کی قوالیاں ہیں۔ جنھوں نے انڈین فلموں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ عورت وہ جس کو تقدس کی چادر میں رکھا جاتا اور سجایا جاتا ہے۔ (اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ) وہ جھولے کو حرکت دے کر اس کے تھڑے (چبوترے) کے ساتھ طواف کرے۔

مسلمانو! پیارے حبیب جو توحید پھیلانے کے لیے محنت کر کے گئے تم نے اس کو اتنی جلدی بھلا دیا۔ لعل شہباز قلندر کے چبوترے کے گرد طواف اور ان کا عقیدت مند کہتا ہے کہ جب وہ اس پر بیٹھا کرتے تھے تو یہ تھڑا اُڑا کرتا تھا گویا یہ پرانے زمانے کا ہیلی کاپٹر تھا۔

یہ بابے کے تھڑے پر بیٹھ کر بابا طواف کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اُڑ رہا تھا۔ اس کا ساتھی پیر بھائی بچوں کو قرآن پڑھا رہا تھا۔ مسجد میں بیٹھا ہوا۔ اس نے دیکھا لعل شہباز اوپر سے اڑتا ہوا جا رہا تھا۔ اس نے کہا: (نیچے آ) اور یہ وہیں اُتر گیا۔ کہا جی؟ کہا تجھے شرم نہیں، نیچے قرآن پڑھا جا رہا ہے اور تم اُوپر پرواز کر رہے ہو۔ بابا جی نے اس بات کا صدمہ لیا اور دو غاریں کھود لیں۔ ایک نجف کو دوسری مکہ کو نکلتی تھی۔ بابا لعل شہباز کے باغ میں ایک تالاب ہے۔ اس کے پانی کے متعلق ایک پجاری اور بابے کا مرید کہتا ہے کہ بابا یہاں ڈبکی مارتے تھے، نجف میں جا کے نکلتے تھے۔ اس کے تھڑے کا طواف بھی ہوتا ہے اور پھر ظلم یہاں پر رُکا نہیں؟ بلکہ جمرات پر کنکریاں مارنے کے لیے وہاں ایک ڈھیر بنایا گیا ہے۔ جہاں پتھر مارے جاتے ہیں۔ ایک حاجی انٹرویو (Interview) دیتے ہوئے کہتا ہے: ان حاجیوں کا حال بھی کتنا برا ہے جس طرح مدینے میں پتھر مارنے پڑتے ہیں اس طرح یہاں بھی مارنے پڑتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں مدینے میں بھی کنکریاں مارنی پڑتی ہیں اس کے بغیر حج نہیں ہوتا (حالانکہ کنکریاں مکہ میں ماری جاتی ہیں کہ جمرات مکہ میں ہیں) تو کیا لعل شہباز کی قبر پر بھی کنکریاں مارنی پڑتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ اس کے بغیر بھی حج نہیں ہوتا۔ کہا کیوں؟ کہتے وہ جو شیطان کو مارا کرتے ہیں جس نے آ کے پہلے اسماعیل علیہ السلام کو بہکایا پھر ہاجرہ علیہا السلام کو بہکایا، پھر آ کے ابراہیم علیہ السلام کو بہکایا اور پھر جب وہ نامراد ہوا تو کنکریاں مارنے کا حکم ہوا اس کے بعد یہ پیر عثمان (عثمان سہروندی) جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ شیعہ برادری کا پیر ہے۔ اگر یہ شیعہ ہوتا تو اس کا نام عثمان نہ ہوتا۔ یاد رکھو! یہ تمہارا بابا ہے۔ کہا یہاں پر پیر صاحب بیٹھتے تھے مرید آتے تھے شیطان آ کر روکتا تھا کہ اس بابے کے پاس نہ جایا جائے تو حکم ہوا اس شیطان کو یہاں کنکریاں ماری جائیں:

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

قرآن کی وہ آیت سنا دو جہاں یہ حکم بیان کیا گیا ہو، کوئی حدیث نبوی ﷺ تو سنا دو جہاں بیان کیا گیا ہو۔

اے عقل مند مریدو! تمھاری طرح سب کی عقل برباد نہیں ہوئی۔ تم کہتے ہو کہ کنکریاں مارنے کا یہ حکم اللہ نے دیا۔ یہ بتاؤ کہ یہ حکم قرآن میں دیا یا حدیث میں؟ یا تمہارے پاس کوئی نئی وحی آئی ہے......تو وہ بھی بتا دو؟

کنکریاں مارنے کے بعد ایک پانی کا کنواں ہے۔ جس کو زم زم کہتے ہیں۔ اس کو زمزم کہنا بھی زمزم کی توہین ہے۔ ہمارے پیارے حبیب ﷺ نے کہا تھا: ''زمزم! اس کو پی کر رب سے تم جو مانگو گے وہ عطا فرما دے گا۔'' ❶

مزید ارشاد ہے: ''زمزم خوراک بھی ہے شفاء بھی ہے۔'' ❷

وہ زمزم جس کے مقابلے میں سیہون کے اندر ایک گندے پانی کا گندا تالاب لا کھڑا کیا ہے۔ پیر سے پوچھا: جی یہ کیا؟ (دس دس کی بوتل بیچتے ہو) کہا: اس کے نیچے سے کعبے کے ساتھ کوئی سلسلہ (Link) ہے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ)

---

❶ سنن ابن ماجه: 3062، حسن.

❷ معجم الاوسط للطبراني: 60.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اتنا گندا پانی...... اللہ کی قسم! دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی تو پینے کا کیسا تصور کہ اس گندے پانی کو پیٹ کے اندر ڈالا جائے۔ جہاں عقل سلیم ہوتی ہے وہاں شرک نہیں ہوتا اور جہاں شرک ہوتا ہے وہاں عقل سلیم نہیں ہوتی۔ وہاں کھڑے ہو کر مٹی ملتے ہیں اپنے جسم پر، ان سے پوچھیں یہ کیا ہے؟ تو کہتے: پیر شہباز قلندر نے یہاں کھڑے ہو کر صابن استعمال کیا تھا تو اس کا اثر اس میں ہے۔ آج تک برکت اور شفا اس میں موجود ہے جو کسی صابن سے نہیں ہوتا۔ یہ لال باغ کا صابن ہے۔

اہل توحید کی عقل سلیم موجود ہے۔ انھیں اس گندے پانی میں ڈبکیاں مارنے کی ضرورت نہیں۔ بابے کی قبر وہاں پر نہانے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ نومولود کی طرح پاک ہو گئے۔ سارے گناہ معاف ہو گئے۔ ساری بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ ان سے پوچھا جی یہ کیسا حج ہے؟ کہا جس کے پاس پیسہ ہے وہ سعودی عرب جا کر حج کر لے اور جس کے پاس پیسہ نہیں ہے تو اللہ نے حکم دیا تم یہاں حج کرو۔ میں اس کے برابر ثواب دوں گا۔ جملے پر غور کیجئے گا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی کس آیت میں یہ بات بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کس حدیث میں بیان فرمائی؟

ابھی تک یہ ماجرا تھا قبروں کی پوجا ہو رہی تھی۔ اولیاء کی پوجا ہو رہی تھی مگر شیطان شرک کرنے والوں کو شرک کے اندر اور پھنسا دیتا ہے۔

آئیے ذرا غور کیجئے! کراچی میں منگھو پیر کا دربار جہاں بابا سخی سلطان کا مزار ہے۔ اس مزار کے ساتھ ایک تالاب موجود ہے اور اس تالاب کے بارے میں کرامت مشہور ہے کہ بابا جی کو پیاس لگی انھوں نے زمین پر پیٹ مارا اور وہ پانی کا کنواں بن گیا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ...... اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

حالانکہ اہل کراچی بخوبی جانتے ہیں کہ وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں بابے کے مزار کے علاوہ بھی بعض جگہوں پر پانی کے چشمے بہتے ہیں جیسا کہ پہاڑی علاقوں میں عموماً ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہر حال کیا یہ مقابلہ نہیں ہے زمزم کے کنویں کا؟ کہ اسماعیل علیہ السلام کو پیاس لگی تھی تو جبرائیل آئے تھے پر مارا تھا یا ٹھوکر ماری تھی اور اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے چشمہ بنا دیا، پھر کہتے ہیں: بابا جی کو خارش ہوئی انھوں نے سر میں خارش کی تو وہ جوئیں تھیں جو تالاب میں گریں اور مگرمچھ بن گئیں۔

جس بابے کی جوئیں اتنی بڑی تھیں تو اس کا سر کتنا بڑا ہوگا؟

ایک بی بی کا عقیدہ ہے کہ تالاب میں جو مگرمچھ موجود ہیں ان سے مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

(اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

یہ ظلم تو یہود و نصاریٰ نے نہیں کیا کہ جانوروں کی پوجا کی ہو، سوائے ایک بچھڑے کے اور وہ بھی محدود وقت کے لیے۔ اے کلمہ پڑھنے والو! تمھیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام کیوں بھول گیا۔ جنھوں نے اپنی عبادت سے منع کیا، اپنی قبر پوجنے سے منع کیا۔

سیّدہ کائنات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر مبارک بھی ظاہر کر دی جاتی۔ [1] نبی کریم ﷺ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ .)) [2]

''اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ لوگ اس کی پوجا کریں۔''

تم نے پیروں کی قبروں کی پوجا کی، بزرگوں کی قبروں کی پوجا کی، قبروں پر حج کیے، شرک کی انتہا نے تمھیں اتنا گھیر لیا۔ کیا تم اشرف المخلوقات نہیں ہو؟

خود کو موحد کہنا:

چناں چہ جب اہل توحید، اہل حدیث علماء نے ان شرکیہ امور سے لوگوں کو منع کیا انھیں آواز دی۔ بھائیو! شرک سے باز آ جاؤ، اللہ کی توحید کی طرف آ جاؤ تو انھوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ چیخ و پکار کی، ایک صاحب کہتے ہیں:

---

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۳۳۰

[2] موطا امام مالك: 570 بروایة مصعب الزهری.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم مظلوم ہیں، ہم مشق ستم بنے ہوئے ہیں، ہماری اس بات پر بھی اور ہمارے معتقدات پر بھی تیر برسائے جا رہے ہیں، مشرک کہا جاتا ہے اور شرک کے فتوے لگائے جاتے ہیں، آج ہم اپنی صفائی دینے کے لیے بیٹھے ہیں، ہم یہ بتانے آئے ہیں کہ توحید کے وارث کل بھی ہم تھے اور آج بھی ہم ہیں۔''

توحید کا عقیدہ گھٹی میں ہم نے پایا
ممکن نہیں مٹانا دل سے ایمان ہمارا

جواب:......حضرت جی! اگر آپ توحید کے متوالے ہو تو بتاؤ یہ منگو پیر کس کی پیداوار ہے؟ یہ قازقستان میں ہونے والا حج کس کی پیداوار ہے؟ یہ قبروں کے طواف کس نے شروع کروائے ہیں؟ یہ قبروں پر نقلی کعبے اس کی ابتدا کس نے کی ہے؟ یہ بزرگوں کی قبروں پر عبادت کی ابتدا اُمت میں کس نے کی ہے؟ اور کیا کچھ درباروں پر نہیں ہوتا، ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

ابن شاہ کا دربار، وہاں پر جو کچھ آپ کے مرید کرتے ہیں اس کو اور آپ کے پیر کی کارستانی کو ہماری آنکھیں جانتی ہیں۔ جو چاہے وہ youtube دیکھ لے۔

یہ کس نے کیا؟ اس پورے کاروبار کو فروغ دینے والے کون ہیں؟ آپ اپنے آپ کو توحید کے متوالے کہتے ہو۔ تو سنو! ویسے بڑی عجیب بات ہے۔ ہمیشہ اہل حدیث پر یہ طعنہ رہا ہے کہ لفظ توحید حدیث میں ہے نہ قرآن میں ہے۔ لفظ توحید وہابیوں نے گھڑا ہے۔ اقتدار احمد نعیمی صاحب اپنی کتاب شرعی استفتاء کے صفحہ 23 پر لکھتے ہیں:

''وہابیوں نے سات (7) لفظ اپنے پاس سے ایجاد کیے ہیں۔ اپنے دین میں داخل کیے جس کا قرآن حدیث میں کوئی ذکر نہیں ہے، اور ان سات لفظوں میں پہلا لفظ توحید ہے جو کہ یہ گھڑا ہوا ہے۔ اور اگر صوفیاء کی کتب کے اندر لفظ توحید ہے تو یہ وہابیوں نے اس میں لکھا ہے۔ اصل میں اس لفظ کی کوئی بنیاد نہیں، کوئی ثبوت نہیں دے سکتا، نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں ہے۔''

میں کہتا ہوں حضرت جی! لفظ توحید وہابیوں کا گھڑا ہوا نہیں ہے۔ وہابیوں کے امام اعظم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ کہتے ہیں کوئی دلیل نہیں دے سکتا، میں عقیدہ توحید کا چھوٹا سا خادم ہوں، میں آپ کو دلیل دیتا ہوں۔ جامع ترمذی کی حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ .))

"قیامت کے دن اہل توحید کے کچھ لوگوں کو آگ کا عذاب ہوگا۔"

اسی حدیث میں آگے ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"یہاں تک کہ وہ اس کے کوئلے بن جائیں گے، پھر انھیں رحمت الٰہی آ پہنچے گی تو انھیں نکال باہر کر کے جنت کے دروازوں پر پھینک دیا جائے گا، پھر جنت والے ان پر پانی چھڑکیں گے تو وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ میں گھاس اگتی ہے۔"

آپ کہتے ہیں توحید کا لفظ قرآن میں نہیں، حدیث میں نہیں۔ یہ حدیث رسول اللہ میں موجود ہے۔ پیارے حبیب ﷺ فرماتے ہیں اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو بداعمالیوں اور گناہوں کی وجہ سے آگ کا عذاب ہوگا۔

((حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا .))

"وہ آگ میں جل کر کوئلے کی طرح راکھ ہو جائیں گے۔"

لیکن عقیدہ توحید کی وجہ سے کیا ہوگا......!

((ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ .))

"پھر رب کی رحمت انھیں لے لے گی۔"

موحد ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رہے گا۔ پھر اللہ کی رحمت انھیں لے لے گی۔ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ جہنم میں رہیں گے پھر اللہ کی رحمت انھیں آ لے گی۔

((فَيُخْرَجُوْنَ وَ يُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ .))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جہنم سے نکالا جائے گا جنت کے دروازوں میں ڈال دیا جائے گا۔''

((فَيُرَشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ .))

''جنتی جنت کا پانی ان کے اوپر گرائیں گے۔ یہ ایسے اُگیں گے جیسے سیلاب کے گزرنے کے بعد سیلاب کے راستے میں گھاس اُگتی ہے۔''

((ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''پھر اللہ کی رحمت سے یہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

آپ کل تک تو ہمیں طعنہ دیا کرتے تھے کہ یہ لفظ توحید تم نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور آج اس لفظ کا بڑے ہی دھڑلے اور کثرت سے استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں ہم توحید کے متوالے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بقول اقتدار احمد نعیمی کے آپ خود بدعتی ہو گئے اور ہم نے تو دلیل دی کہ یہ (لفظ توحید) رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں استعمال ہوا۔

جلالی صاحب کہتے ہیں ہم توحید کے والی و متوالی ہیں۔ ہم پر ظلم و ستم ہوتا ہے۔ حکومت نوٹس لے، حضرت اپنی حرکتوں پر آپ خود نوٹس لیں۔ بزرگوں کی قبروں پر شرکیہ اُمور روکیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔

لا الہ الا اللّٰہ کے معنی میں شبہ:

جلالی صاحب کہتے ہیں کچھ لوگ آج توحید بیان کرتے ہیں اور [لا الٰـہ الا اللّٰہ] کا ترجمہ کر کے کہتے ہیں کہ کوئی گیارہویں والا نہیں، کوئی بارہویں والا نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں، کوئی حاجت روا نہیں، کوئی داتا نہیں، کوئی دستگیر نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں، کوئی غریب نواز نہیں، لفظ اللہ کا ترجمہ لوگوں کو یہ بتایا جاتا ہے۔

---

[1] سنن ترمذی: 2597، صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ کے معنی میں شبہ کا ازالہ:

آیئے! جلالی صاحب کے اس کلام کو ہم اللہ مالک کے کلام پر پیش کرتے ہیں۔

قرآن حکیم سے سوال کرتے ہیں اللہ کا کلام ہمیں الٰہ کا کیا مفہوم بیان کرتا ہے۔ الٰہ کسے کہتے ہیں؟ کیا مشکل کشا الٰہ نہیں ہوتا؟ کیا حاجت روا الٰہ نہیں ہوتا؟ کیا روزی دینے والا الٰہ نہیں ہوتا؟

سورۃ النمل میں اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے:

ا ....﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ﴾ (النمل : 62)

"کون ہے وہ جو لاچار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے بلاتا ہے اور وہ تکلیف کو دُور کرتا ہے اور وہ تمھیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟"

اللہ کا واسطہ ہے قرآن حکیم کی آیت دل کی کھڑکیاں کھول کر سمجھو۔ شرک کی دلدل میں گرے ہوئے لوگو! اس دھوکے میں نہ آنا کہ مشکل کشائی الوہیت نہیں۔

آگے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾ "ہے کوئی اللہ کے ساتھ (دوسرا) اِلٰہ؟" ﴿قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

بے کس کی آواز سننے والے، مشکل میں پھنسے ہوئے کی آواز سننے والے اور مشکل کشائی کرنے والے کو قرآن اِلٰہ کہہ رہا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور الٰہ نہیں ہے "یا علی مدد" کہنے والو! "یا رسول اللہ مدد" کہنے والو! "یا حق باہو سچ باہو" کہنے والو! "یا عبدالقادر جیلانی (شَيْئًا لِّلّٰه)" کہنے والو! ﴿ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾ مشکل میں بیڑہ اللہ پار کرتا ہے۔ مشکل میں مخلوق پھنستی ہے۔ مشکل میں عوام پھنستی ہے، پھر اپنے خالق کو پکارتی ہے، خالق کہتا ہے مشکلوں سے نکالنے والا ﴿وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ مشکل ٹالنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ ﴿ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟ (یقیناً ہرگز نہیں ہے)۔

مشکل کشا کو الٰہ کہتے ہیں...... قرآن سے ہمیں یہ بات سمجھ آئی ہے اور پھر قرآن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ ﴿ءَ اِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾ ”کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟“ کے ساتھ یہاں پر چیلنج کیا جا رہا ہے کہ بتاؤ اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟

اس کے بعد فرمایا:

۲....﴿اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَo﴾

(النمل: 63)

جو تمھیں خشکی و تری پہ تاریکیوں میں راہ دکھائے جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبری والی ہوائیں چلا دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے جو راہ دکھانے والا، دستگیر، بازو پکڑ کر سیدھی راہ دکھانے والا ہو؟

﴿تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَo﴾

تم اللہ کے علاوہ جس کو مشکل کشا کہتے ہو بگڑی بنانے والا کہتے ہو اللہ پاک ہے تمہارے شریکوں سے۔

اس آیت کا مفہوم راہ دکھانے والے کے طور پر، دستگیر کے طور پر، مشکل کشا کے طور پر بیان ہوا ہے۔ اس سے آگے فرمایا:

۳....﴿اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ (النمل: 64)

کون ہے جو پیدائش کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے اور جو تمھیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔

اے لوگو! اللہ کا واسطہ ہے میرے رب کے کلام سے محبت کرو۔ محمد ﷺ کے مبارک سینے پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہونے والے کلام الٰہی کو سینے سے لگاؤ۔

یاد رکھو! تمہارا پیر غلط کہہ سکتا ہے، آپ کا مولوی غلط کہہ سکتا ہے۔ لیکن عرش والا کبھی غلط نہیں کہہ سکتا۔ نہ مدینے والے کے بات غلط ہو سکتی ہے۔ یہ مالک کا کلام ہے یہ رحمٰن کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

طرف سے اترا ہوا پیغام ہے۔ مالک کہہ رہا ہے:

﴿اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ﴾

''کیا جس نے مخلوق کو اوّل بار پیدا کیا اور وہی دوبارہ لوٹائے گا۔''

﴿وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾

''آسمان اور زمین سے تمھیں رزق کون دیتا ہے؟''

رزق دینے والے کو کہتے ہیں رازق اور داتا، غریب نواز، بندہ نواز کہتے ہیں۔ جو آسمان سے روزی دیتا ہے زمین سے روزی دیتا ہے۔

﴿ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾

''کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے؟'' (یعنی کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور روزی دینے والا ہے؟)

تم کہتے ہو: ''آئے ہیں تیرے در پہ، کچھ لے کر جائیں گے۔''

یاد رکھو! اس در یعنی مزاروں سے ملتا نہیں ہے، جاتا ہے۔ ان سے پوچھو بابا جی کی قبر پر جو بڑے سے چندے کے باکس (Box) لگے ہوئے ہیں، اس پر تالا کیوں پڑا ہوا ہے؟ کہتے ہیں ملنگ چوری کر لیتے ہیں، تو کیا تمہارا بزرگ پاس ہو کر ملنگ کو قابو نہیں کر سکتا؟ تم کہتے ہو بابا سب کچھ ہی دیتا ہے۔ تو بتاؤ اس بزرگ کی قبر پر چندہ باکس کو تالا کیوں لگاتے ہو؟

جو قبر میں دفن ہو گیا اس کے اخراجات کون پورے کرتا ہے؟ اللہ کا واسطہ دے کر پیار محبت سے اگر پوچھا جائے کہ اگر یہ چندہ نہ جمع کیا جائے تو کیا لنگر بٹے گا؟ دیگیں بنیں گی؟ یہ آپ دیتے ہو تو چلتا ہے، داتا وہ ہے جو تمھیں دیتا ہے۔ تم سے لیتا نہیں ہے۔ دینے والا صرف اللہ ہے۔ اس لیے خالی ہاتھ صرف اللہ کے آگے ہی اُٹھتے ہیں اور بابے کی قبر پر بھی کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ کس طرف اُٹھاتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف) کیونکہ تمھاری عقل کہہ رہی ہوتی ہے۔ وہاں پر بھی ہاتھ سیدھے کر کے مانگتے ہو کیونکہ اگر اس بزرگ سے مانگنا ہو تو ہاتھ اُلٹے کر کے مانگو گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک چیلنج کر رہا ہے جس نے پہلی بار پیدا کیا ہے۔ وہی دوبارہ لوٹائے گا وہی رزاق ہے۔ اس لیے اہل حدیث لا الٰــہ الا اللّٰــہ کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں، کوئی حاجت روا نہیں۔ کوئی بگڑی بنانے والا نہیں۔ اللہ کے علاوہ کوئی رزق دینے والا نہیں۔ اللہ کے علاوہ کوئی داتا نہیں۔ غریب نواز نہیں۔ بندہ پرور نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس قرآن وحدیث سے اس کے متعلق بے شمار دلائل ہیں۔ قرآن پاک کی یہ آیت بھی ہے:

۴.... ﴿وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (المنافقون: 7)

''آسمانوں اور زمین کے سارے خزانے اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔''

﴿وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ﴾

''لیکن منافق نہیں سمجھتے۔''

لہٰذا صرف اللہ ہی گنج بخش اور وہی کشتی پار کرنے والا ہے۔

لیکن ''مولا علی میری کشتی پار کروا دینا'' وغیرہ جملے اور کلمات ادا کرنا شرکیہ کام ہے۔

لوگو! کشتیوں کو پار کروانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، ہم سے پوچھو، ہم تمھیں بتاتے ہیں۔ نہ پیر جیلانی رحمہ اللہ پار لگاتے ہیں۔ نا بابا جی پار لگاتے ہیں نا حق باہو تمہارے بیڑے کو دھکا لگاتے ہیں۔ کشتیوں کو پار لگانے والے کا تعارف سورۃ یونس میں مذکور ہے:

۵.... ﴿هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ﴾ (یونس: 22)

''وہ اللہ ہی ہے جو تم کو خشکی سے دریا میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو۔''

﴿وَ جَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا﴾

''تم کشتی میں ہو اور وہ کشتی ہوا کے نواحوں میں لے کر تمھیں چلتی ہے، لوگ اس کے چلنے سے خوش ہوتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ﴾

یعنی کشتی چل رہی ہے، ہوا بھی اس کے مطابق چل رہی ہوتی ہے، دیکھنے والے بھی خوش ہیں۔ اچانک ہوا کا سخت جھونکا آتا ہے۔ پھر ہر طرف سے موجیں اُٹھتی ہیں اُن کے اوپر چڑھتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں پھنس گئے، برے آ گھرے۔

﴿دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ﴾

''وہ دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اس آیت میں اُس دور کے پرانے مشرکوں کا حال بیان کر رہے ہیں۔ (آج کے دور کے مشرکوں کا نہیں) جب کشتیاں پھنس جائیں تو وہ اللہ کو پکارتے اور کہتے تھے۔

﴿لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ۝﴾

''اے اللہ ایک دفعہ بچالے اگر آج تو نے بچا لیا تو ساری عمر شکر گزار بن کر رہیں گے۔''

سابقہ اُمتوں کے مشرکین جب کہیں پھنس جاتے تھے، جب پکڑے جاتے تھے جب جکڑے جاتے تھے تو پھنسنے کے بعد وہ صرف اللہ کو تعالیٰ کو پکارتے تھے آج کے مشرکین اگر مشکل میں پھنستے ہیں تو تب بھی اللہ کو نہیں پکارتے آیئے ملاحظہ کیجیے:

❀......ایک بابا جی کی کرامات پر کتاب شائع ہوئی ''کرامات مدادیہ'' ان کا مرید کہتا ہے کہ ہم بمبئی سے آگبوٹ میں سوار ہوئے۔ آگبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہو جائے یا دوبارہ ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے، انہوں نے جب دیکھا اب مرنے کے سوا چارہ نہیں تو اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا کہ اس وقت سے زیادہ اور کون سا وقت امداد کا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر کارسازِ مطلق ہے، اسی وقت ان کا آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔

ادھر تو یہ قصہ پیش آیا، ادھر اگلے روز مخدومِ جہاں اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دباؤ، نہایت درد کرتی ہے۔ خادم نے کمر دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اُٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اُتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے؟ کمر کیونکر چھلی؟ فرمایا کچھ نہیں۔ پھر پوچھا: آپ خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا۔ حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے۔

فرمایا: ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا، اس میں ایک تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا، اس کی گریہ وزاری نے مجھے بے چین کر دیا۔ آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اوپر کو اُٹھایا، جب آگے چلا اور بندگانِ خدا کو نجات ملی۔ اس سے چھل گئی ہوگی، اور ات اسی وجہ سے درد ہے، مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔ اس کے بعد وہ شخص مکہ معظّمہ پہنچا، تمام قصہ آگبوٹ کے غرق میں آ جانے اور اپنی التجا کرنے اور پھر اسی وقت اس بلا سے نجات ملنے کا حضرت سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ سن کر چپ ہو رہے، مگر خادم نے اس شخص سے تمام کیفیت حضرت صاحب کی بیان کی اور پھر اس نے تمام حضار جلسہ کے سامنے سب حال بیان کیا۔ چنانچہ یہ قصہ تمام ولایت میں مشہور ہے اور وہ شخص بھی زندہ ہیں، نہایت صالح شخص ہیں۔ (کراماتِ امدادیہ، ص:35-36، مدنی کتب خانہ، لاہور)

مکہ کے مشرکین اپنی کشتیوں کے پھنسنے پر اللہ کو پکارتے تھے۔ آج کے دور لوگ کہتے ہیں...... ''گیارہویں والے پار لگا دینا''

جیسا کہ مشہور ہے: ایک دفعہ کشتی چلنے لگی تو حضرت ملاح نے کہا: گیارہویں والے! (پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ) پار لگانا۔ ایک مزدور پاس بیٹھا ہوا تھا وہ چھلانگ مار کر نیچے اتر گیا، کہا بھائی کہاں جا رہا ہے؟ ابھی تو کشتی چلنے لگی ہے، مشکل سے بھری تھی تو اِدھر ہی اتر گیا ہے؟ مزدور کہنے لگا: ملاح نے کہا ہے گیارہویں والے پار لگانا میں نے مولوی صاحب سے کرامت سنی ہے کہ وہ (گیارہویں والے) بارہ سال بعد آئیں گے۔ میری صبح عدالت میں پیشی ہے۔ میں اس پر خطرہ مول نہیں لے سکتا۔

چنانچہ قرآن کی مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ کشتیوں کو پار لگانے والا کون ہے؟ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جھوٹی کرامت ہے جو تم نے گھڑ لی۔ شاعر کہتا ہے دو چار سال کی بات ہے ہی نہیں۔ پورے بارہ سال کی ڈوبی ہوئی کو پار لگانے والے پیرانِ پیر ہیں، دستگیر ہیں، پیر جیلانی سب کے پیر ہیں۔ لیکن یہ جھوٹا قصہ اور من گھڑت کہانی ہے کہ بارہ سال کچھ لوگ سمندر میں ڈوبے رہے...... پھر تھے بھی انسان کے بچے...... مچھلیاں نہیں، آخر وہ زندہ رہے کیسے؟ کہ شیخ نے انہیں زندہ نکال لیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ .

لوگو! جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ داتا صرف اللہ ہے۔ (کیوں کہ داتا دینے والے کو کہتے ہیں اور دینے والا صرف اللہ ہے) تو تمہارے لیے ہمارے پاس دلیل ہے۔ آؤ! ہم سے دلیل مانگو۔

۶......فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ ''تمام بادشاہت آسمانوں اور زمین کی اللہ کے لیے ہے۔'' ﴿يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ﴾ ''جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔'' کون پیدا کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ، لیکن ڈولے شاہ کے دربار پر چوہیاں پیدا ہوتی ہیں، وہ بھی رب ہی پیدا کرتا ہے مگر یار لوگ کہتے ہیں کہ بابا جی کی کرامت ہے۔ اللہ کے بندو! رب کی کبریائی پر کیوں ہاتھ ڈالتے ہو؟ اللہ کو کیا جواب دو گے؟ پھر فرمایا:

﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ﴾

''جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔''

سب کچھ اللہ دیتا ہے، لڑکے بھی اللہ دیتا ہے اور لڑکیاں بھی، ملا جلا کر دے تب بھی اللہ دیتا ہے۔ لیکن افسوس! کہ ہمارے ہاں کیا کہتے ہیں۔ لڑکیاں اللہ دیتا ہے اس لیے لڑکی کا نام اللہ رکھی یا اللہ وسائی رکھتے ہیں۔ آپ کبھی کسی لڑکی کا نام نہیں سنو گے پیر دتی یا پیر بخشی۔ لڑکا ہو تو اس کا نام رکھیں گے پیراں دتا، پیر بخش، نبی بخش، علی بخش، ولی بخش، امام بخش، عبدالنبی، عبدالرسول وغیرہ لڑکے کا نام رکھتے ہیں کیونکہ لڑکے کو اعلیٰ سمجھتے ہیں، اور پیروں کو اعلیٰ سمجھتے ہیں تو اعلیٰ کی نسبت اعلیٰ کی طرف کرتے ہیں، اور لڑکی ہو جائے اول تو خبر ہی نہیں ہونے دیتے کہ کیا ہوا ہے؟ اس کی تو پڑوسی کو بھی خبر نہ دی۔ لڑکا ہوگا تو خوش ہوگا۔ لڈی ڈالے گا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دیسی گھی کے لڈو بانٹیں گے لڑکا ہوا تو خوش ہوگا۔ قرآن کہتا ہے لڑکی لڑکے اللہ دیتا ہے۔ کیوں اللہ وہاب ہے اور وہاب دینے والے داتا کو کہتے ہیں، اور فرمایا:

﴿وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا﴾ (الشوریٰ: 50)

''اور جسے چاہے وہ بانجھ کر دے۔''

یہ بھی یاد رہے کہ کوئی پیر فقیر کسی کی گود ہری نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۷.... ﴿وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ﴾

''اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں ہے جو اسے دُور کر سکے۔''

ہم سچ کہتے ہیں لا الٰہ الا اللّٰہ کا معنی ہے اللہ کے علاوہ کوئی داتا نہیں۔ کوئی مشکل کشا نہیں۔ اور یہ فقط قرآن کی آیت کی روشنی میں کہتے ہیں۔

جو کہتا ہے علی مشکل کشا، ولی مشکل کشا، نبی مشکل کشا، وہ جان لے کہ بس مشکل کشا تو انبیاء کا رب ہے...... ولیوں کا رب ہے......سیّدنا علی کا رب مشکل کشا ہے...... کیوں کہ مشکل کشا وہ ہوتا ہے جس پر مشکل نہ آئے اور جس پر مشکل آ جائے وہ مشکل کشا نہیں ہوتا۔ رب پر مشکل نہیں آئی باقی سب پر مشکل آئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشکل آئی؟ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کو طلاق ملی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشکل آئی۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کرنے سے انکار کیا تو مشکل آئی؟ جس پر مشکل آ جائے تو وہ مشکل کشا نہیں ہوتا۔

﴿وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۝﴾ (یونس: 107)

'اور اگر وہ آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو کوئی نہیں جو اس کے فضل کا رُخ پھیر دے۔ وہ (اپنا فضل) اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے، وہ بے حد بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیئے! اب میں دلیل بھی دے دوں کہ ہر چیز کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اللہ کے علاوہ سب کچھ کسی اور کے ہاتھ میں ہو مثال کے طور پر اگر کسی شیعہ بابے، پیر فقیر کے ہاتھ میں اولاد دینے کا اختیار ہوتا، تو بتاؤ سنیوں کے گھر (اہل سنت) میں کوئی بچہ پیدا ہوتا؟ اور اگر سنی پیروں کے ہاتھ میں اولاد دینے کا اختیار ہوتا تو کسی شیعہ کے گھر خالی لڑکی بھی پیدا ہوتی؟ اس کا بابا اس کی اولاد کو روکتا اُس کا بابا اس کی اولاد کو روکتا۔ رب کہتا ہے: میں خیر دوں کوئی روک نہیں سکتا۔ میں بیماری دوں تو کوئی شفا نہیں دے سکتا۔ پھر قرآن کی بات سے معلوم ہوا کہ مشکل کشا بھی اللہ ہے۔

پھر فرمان الٰہی ہے:

۸.... ﴿وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ﴾

''اور اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں ہے جو اسے دُور کر دے۔''

﴿وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡكَ بِخَیۡرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ o﴾ (الانعام: 17)

''اللہ تجھے بھلائی اور خیر دینا چاہے تو اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

مختارِ کل بھی صرف اللہ ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

۹.... ﴿مَا یَفۡتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَةٍ فَلَا مُمۡسِكَ لَهَا وَ مَا یُمۡسِكۡ فَلَا مُرۡسِلَ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ o﴾ (فاطر: 2)

''جس رحمت کو اللہ لوگوں کے لیے کھول دے تو کوئی نہیں ہے جو اسے روک سکے اور جسے وہ روک لے تو کوئی نہیں ہے جو اس کے بعد اسے چھڑا سکے۔ وہی غالب حکمت والا ہے۔''

کوئی پیر، کوئی فقیر اور کوئی بزرگ کچھ نہیں کر سکتا۔ کسی بزرگ کی قبر کی خاک (مٹی) جتنی مرضی چاٹ لو کسی کی گود ہری نہیں ہو سکتی۔ اگر اللہ نہ کرے یہ تو سب محتاج ہیں۔ اگر نبیوں، بابوں اور ولیوں کے ہاتھ میں اولاد دینا ہوتا تو محمد ﷺ کے آخری بیٹے ابراہیم فوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتے۔ کفار کا طعنہ نہ ہوتا، کیا ان ظالموں نے یہ بکواس نہیں کی معاذ اللہ کہ آپ ﷺ ''ابتر'' (جس کے نرینہ اولاد نہ ہو) ہیں۔ اس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝﴾ (الکوثر: 1 ۔ 3)

''بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی۔ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔ یقیناً آپ کا دشمن ہی لا ولد ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے شانِ رسالت کا دفاع فرماتے ہوئے جواب دیا کہ آپ ﷺ نہیں بلکہ آپ کے دشمن دم کٹے ہیں۔ آپ ﷺ کا ذکر تو قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ بہرحال سن لو کہ آپ کے دشمن دم کٹے ہیں۔ جن بزرگوں کو تم داتا، مشکل کشا سمجھتے ہو ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ داتا اور مشکل کشا صرف اللہ ہے۔ اللہ مالک فرماتے ہیں:

۱۰ .... ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ﴾

''اے لوگو! اپنے آپ پر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔''

﴿هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾

''کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمھیں رزق دے سکے۔''

﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾

اللہ کے علاوہ کوئی رزق دینے والا نہیں ہے۔ (الفاطر:۳) پیروں فقیروں کو اُن کے اس مقام پر بٹھانے والو! اللہ کی صفات میں شریک کر رہے ہو، جرم کر رہے ہو۔

خالق کہتا ہے میں رزق روک لوں۔

﴿هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ﴾

''اللہ کے علاوہ کوئی اور رزق دینے والا ہے۔ جو زمین آسمان سے تمھیں رزق دے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے علاوہ باقی سب محتاج ہیں۔ اللہ کے در کے فقیر ہیں۔ سچا داتا صرف اللہ ہے، سچا بندہ نواز غریب نواز اللہ ہی ہے۔ اے لوگو! اب اس عقیدہ کو چھوڑ دو اور اس قوالی کو سننا بھی چھوڑ دو۔ نام نہاد مسلمان قوالی گا تا ہے:

میں سنی عقیدت والا ہوں
ارے تو کیوں مجھ سے جلتا ہے
اِک میں کیا سارا زمانہ بھی
میرے خواجہ کے در پہ پلتا ہے
یہاں خواجہ کا سکہ چلتا ہے

یہ کفریہ کلمہ ہے۔
پھر قوال کہتا ہے:

خواجہ نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟

جب خواجہ پیدا نہیں ہوا تھا، اُس وقت کون رزق دیتا تھا؟ جب ان کی نسل بھی نہیں آئی تھی تب بھی تو لوگ روٹی کھا کر سوتے تھے۔

رب دیتا ہے اور رب ہی دے گا
محمد ﷺ کو رب نے دیا......
علی رضی اللہ عنہ کو رب نے دیا......
ولی کو رب نے دیا......

رب نہ دے تو کسی ولی کے گھر چولہا نہ جلے......اور رب دے تو ولی کھاتے ہیں......تم نے مردوں کو داتا سمجھ لیا......تم نے مردوں کو کہا......خواجہ نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟ یعنی رب پر تمہارا ایمان اور بھروسا ہی نہیں ہے۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

مزید ملاحظہ کیجیے: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

1 ..... ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو۔"

﴿وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (الفاطر : ١٥)

"اور اللہ بے نیاز اور ہر تعریف کا بذاتِ خود مستحق ہے۔"

اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے وہ داتا ہے چاہے تو نبی کا چولہا نہ جلے، چاہے تو دنیا بھر کو کھلا دے، کھلانے والا داتا، مشکل کشا، بگڑی بنانے والا، رزق دینے والا، غریب نواز بندہ پرور رب کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ جن کو تم داتا سمجھے ہو وہ تمہارے چندوں کے محتاج ہیں۔ اپنے مزاروں پر چلنے والے کام کے لیے۔ مجبور ہیں زندہ لوگ چندہ دیں۔

اور اللہ مالک نے اپنے آپ کو داتا ثابت کیا ہے۔ فرمایا:

١٢ .... ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران : 8)

"اے رب ہمارے! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پھر ٹیڑھا نہ کرنا اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرمانا، بے شک دینے والا عطا کرنے والا صرف تو ہے۔"

اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ ہم سب کا داتا اللہ ہے۔

ساری کائنات کی بے بسی کو یوں اللہ بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

١٣ .... ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾

"آپ کہہ دیجئے اے اللہ! اے تمام جہانوں کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دے۔"

﴿وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ﴾

"جس سے چاہے سلطنت کو چھین لے۔"

سلطنت دینے والا بھی اللہ، چھیننے والا بھی اللہ، بابے کے ڈنڈے سے کسی کو وزارت عظمیٰ نہیں ملتی۔ یہ جھوٹی کہانیاں اور قصے ہیں کہ اس بابے نے یہ کیا اور یہ ہو گیا وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف وہ رب ہے جس کو چاہے بچائے اور جس کو چاہے آزمائش میں مبتلا کرے۔

﴿وَ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ﴾ ''وہ مولا جس کو چاہے عزت دے۔''

﴿وَ تُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ﴾ جس کو چاہے ذلیل کردے۔

﴿بِیَدِكَ الۡخَیۡرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ o﴾ (آل عمران : 8)

''ہر خیر اور بھلائی اللہ کے ہاتھ میں ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔''

آج تو یہ حال ہے کہ توحید کے دلائل جاننے کے باوجود سمجھنے کے باوجود اپنے مسلک کا تعصب اپنے مسلک کی غیرت اپنی جماعت کی ہمدردیاں لوگوں کو گمراہ کر رہی ہیں۔

❀......انڈیا کے ایک بابا جی ہیں، ''محمد میاں'' انھوں نے لندن میں کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا: آج کانفرنس کا عنوان ہے: ''غوث اعظم کانفرنس'' پھر قرآن پاک کی آیت اس نے خود پڑھی، پتا نہیں قیامت کے دن یہ رب کو کیا جواب دے گا۔ آیت پڑھی:

﴿وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ o﴾ (البقرة : 107)

اللہ کے علاوہ کوئی ولی نہیں ہے۔ کوئی مددگار نہیں ہے۔ کوئی غوث اعظم نہیں ہے۔ کوئی ناصر نہیں ہے۔ تم کون ہوتے ہو ایک آدمی کو غوث اعظم کہو؟ تم کون ہوتے ہو ایک آدمی کو غریب نواز کہو؟ تم کون ہوتے ہو؟ ایک آدمی کو مددگار کہو؟ تمھیں کس نے اختیار دیا کہ تم ایک آدمی کو اللہ کا شریک بناؤ؟ جو اللہ کے علاوہ کسی کو غریب نواز اور غوث اعظم کہے وہ مشرک ہے۔

سارے مجمع میں سناٹا چھا گیا۔ بابا پریشان ہو گیا تو بابا فوراً کہتا ہے۔ ابھی جو کچھ میں بک (بول) رہا تھا تو اس آیت کی جاہلانہ تفسیر ہے۔

استغفر اللہ! یہ حالت ہے ان لوگوں کے تعصب وعناد کی کہ کئی آیات سے ثابت ہونے والی بات اور عقیدہ کو ''جاہلانہ تفسیر'' کہہ کر عوام کو قرآن کے بتلائے راستے سے روکنے کی ناکام کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ واللہ المستعان علی ما تصفون .

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مزید دلائل ذکر فرمائے ہیں کہ میں ہی مختار کل، مشکل کشا ہوں۔ فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ﴾

”کہو اگر اللہ تمھاری سماعت اور بصارت کو چھین لے اور تمہارے دل پر مہر لگا دے۔“

﴿مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ﴾

”اللہ کے علاوہ ہے کوئی الہ ہے جو یہ چیزیں تمہیں لا کر دے دے۔“

﴿اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ٥﴾ (الانعام: 46)

”دیکھو ہم آیات کو کیسے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں وہ پھر بھی منہ موڑتے ہیں۔“

ان تمام دلائل سے واضح ہوا کہ جلالی صاحب کا یہ اعتراض کہ ”لا الہ الا اللہ“ کا معنی مشکل کشا، حاجت روا، داتا وغیرہ کرنا درست نہیں“ بے بنیاد ہے۔

الوہیت اور معیار الوہیت پر اعتراض:

اب جلالی صاحب مزید فرماتے ہیں:

”آپ کو الوہیت اور معیار الوہیت کی ہی خبر نہیں۔“

جواب:......ہم نے گزشتہ صفحات میں یہ بات دلائل کی روشنی سے ثابت کی ہے کہ مشکل کشا، حاجت روا، غریب نواز، اولاد دینے والا، رزق دینے والا اور داتا وہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ نے اہل شرک، مشرکین مکہ اور عرب سے یہ کئی مرتبہ سوال کیا کہ کیا ان چیزوں میں اللہ کے سوا کوئی الہ ہے؟ چناں چہ وہ اس سوال کا جواب نہ دے سکے، لہٰذا ان کا سوال کا جواب نہ دینا اور خاموش رہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انھوں نے یہ تسلیم کیا کہ الہ برحق ایک اللہ ہے۔ لیکن آج جو قبر پرستی کی بدعات کے رسیا ہو چکے، جو غیر اللہ کی عبادت کر کر کے اس کے اوپر اسلام کا چولہ چڑھا کر اس گناہ کے اس قدر عادی ہو گئے کہ اس گناہ کو کرنے کے باوجود اسے گناہ نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ یہ معیار الوہیت نہیں۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیا جلالی صاحب حنفی العقیدہ ہیں؟

پھر اشرف جلالی صاحب حنفی ہونے کے دعوے دار ہیں اور حنفیت کے وکیل بھی ہیں مگر معاملہ جب عقیدے کا آتا ہے تو عقیدہ لیتے ہوئے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کی حنفیت پر قربان جائیں کہ جب فقہی مسائل کی بات ہو تو حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کرتے ہیں اور پھر بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے خواب میں علم حاصل کرتے ہیں۔

طاہر القادری صاحب کہتے ہیں کہ ''میں 9 سال عالم رؤیا میں امام صاحب رحمہ اللہ سے حنفیت سیکھتا رہا، ان سے فیض پاتا رہا اور ان سے پڑھا۔''

لیکن جب اشرف جلالی صاحب کی باری آئی عقیدہ لینے کی تو انھیں امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ و دیگر سلف بھول گئے۔ پھر یہ عقیدہ لینے میں اور شرک کی تعریف کرنے میں تفتازانی کی پناہ لیتے ہیں جس کا اپنا حنفی ہونا بھی مشکوک ہے۔

لفظ ''داتا'' سے متعلق شبہ:

پھر جلالی صاحب کہتے ہیں کہ ''آج لوگ کہتے ہیں کسی کو داتا نہ کہو، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ لفظ داتا تو فارسی کا لفظ ہے (اسی لیے ہم انھیں تسلیم نہیں کریں گے) یہ عربی لفظ نہیں، کیونکہ یہ لفظ تورات، انجیل، قرآن یا احادیث میں کہیں ذکر ہوا ہے؟ تم کس بنیاد پر رب کا نام داتا رکھتے ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔''

جواب:...... جلالی صاحب! آپ کی یہ بات تو درست کہ ''داتا'' فارسی زبان کا لفظ ہے لیکن یہ بات بالکل بے موقع و بے محل ہے کہ اللہ کے نام توقیفی ہیں۔ چونکہ ہم نے ''داتا'' تو اللہ کے اسماء میں قطعاً شمار نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ ''داتا'' صرف اللہ ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں موجود اللہ عزوجل کی صفت ''الرزاق'' ...... ''رزق دینے والا'' اور صفت ''الوھاب'' ...... ''دینے والا، عطا کرنے والا'' کا ترجمہ ہے۔ جو اللہ ہی کے لیے مناسب ہوگا نہ کہ بندوں کے لیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم الا اللہ کی صداؤں سے سینوں کو پھر گرمائیں گے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام خدا رکھا کہ مسجود اور معبود خدا ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں: ''مٹھا مٹھا ہپ، کوڑا کوڑا تھو۔''

آؤ! ہم سے پوچھو کہ ہم اللہ تعالیٰ کو داتا کیوں کہتے ہیں؟

❀......علی ہجویری رحمہ اللہ اور قبر میں مدفون (اولیائے کرام وغیرہ) داتا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا نام اگرچہ داتا نہیں مگر اللہ تعالیٰ ''الوہاب'' ہے۔ جس کا معنیٰ ''داتا ہے'' ''عطا کرنے والا'' ﴿إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ ''بے شک تو ہی دینے والا، عطا کرنے والا ہے۔'' دینے والا اللہ ہے دینے والے کو داتا کہتے ہیں۔ جسے کسی سے مانگ کر دینا پڑے وہ داتا نہیں ہوا کرتا، بلکہ داتا وہ ہوتا ہے جس کے خزانے میں کبھی کمی واقع نہیں ہوتی اور کسی سے مانگ کر دینا نہیں پڑتا۔

جلالی صاحب! یاد رکھو یہ چور دروازہ ہم نہیں کھولنے دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا ترجمہ کر کے تم غیروں میں تقسیم کر دو۔ کل کو کوئی کہے کہ میرا پیر، بزرگ بڑا رحم کرنے والا ہے وہ رحمٰن کا ترجمہ کرے۔ ہم کہتے ہیں جو نام اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں وہ نام، وہ صفات اور اس کے معانی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ اللہ تعالیٰ داتا ہے (دینے والا ہے) باقی منگتے ہیں۔

یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللَّهِ﴾ (فاطر: 15)

''اے لوگو! تم سب اللہ کے منگتے ہو۔''

علی ہجویری، بابا، پیر ہر عام و خاص منگتے ہیں رب اکیلا داتا ہے۔ داتا اوپر عرش پر ہے جو فرشوں میں مدفون ہو وہ داتا نہیں ہوتا۔

❀......جلالی صاحب! ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ ہر کوئی اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے مختلف نام رکھتا ہے (اسے بھی تسلیم کرو) بعض ترکی زبان میں ''تنگری'' کے نام سے وہ اللہ کو پکارتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"شَاعَ ذٰلِكَ وَضَاعَ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ" یہ عام بات ہے اس پر کوئی انکار نہیں کرتا۔
اس اعتراض کو نقل کرنے کے بعد تفتازانی جواباً کہتا ہے:

((قُلْنَا: كَفٰى بِالْإِجْمَاعِ دَلِيْلًا عَلَى الْإِذْنِ الشَّرْعِيِّ.))

''ہم کہتے ہیں اس کی شرعی اجازت کے لیے اجماع کافی دلیل ہے۔''

بلکہ اپنی کتاب "شرح العقائد" میں اللہ تعالیٰ کے (اپنی طرف سے) دو نام مزید رکھتے ہوئے کہا کہ: اللہ تعالیٰ کا نام "الشائی و المرید" [1] ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں تو آپ نے خدا اللہ تعالیٰ کا نام کس بنیاد پر رکھا؟

❀ ......اور پھر آپ کے بقول ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ناموں میں سے کون سا نام واجب الوجود ہے؟

قرآن مجید کی کس آیت میں یہ نام ہے یا احادیث نبوی کی کس حدیث میں ہے؟

❀ ......حضرت جی! آپ تو لفظ داتا پے اڑے ہوئے ہو، ہم آپ کے بزرگوں کی آپ کو ایک تصویر اور بھی دیکھا دیں وہ اللہ کو ''برہما'' کہنے کو جائز کہتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری کفار کی ایک مجلس کے درمیان کھڑے ہیں، کہتے ہیں کہ مسلمان اپنے معبود کو اللہ کہتے ہیں اور یہ عربی زبان کا لفظ ہے انگلش میں ''گاڈ'' کوئی اسے ''برہما'' کا نام رکھتا ہے۔ لہٰذا لفظ اللہ یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ ہر کوئی اپنی زبان میں اللہ کا نام رکھ سکتا ہے۔ (پھر کہتے ہیں) آؤ مل کر ہم اللہ کا نام پکارتے ہیں۔ سارا مجمع کہتا ہے: ''اللہ'' پھر ایک ہندو آتا ہے: ''ہرے کرشنا''، کے نعرے لگاتا ہے۔ پھر عیسائی آتے ہیں اور وہ ''جیزس'' تسبیح کرواتے ہیں اور پورا مجمع اللہ تعالیٰ کے اپنے اپنے رکھے ہوئے نام بولتے ہیں۔

آپ صرف لفظ داتا کی وجہ سے تکلیف میں ہیں ادھر آپ کے حضرت جی اللہ کو ''ہرے کرشنا''، ''گاڈ'' ''جیزس'' وغیرہ نام کہنے کو جائز کہہ رہے ہیں۔

---

[1] شرح الاعتقاد، ص: 60 المکتبة الازھریة، مصر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفتازانی کا کردار اور نظریات:

جلالی صاحب! تفتازانی کی کتاب "شرح العقائد" سے آپ نے شرک کی تعریف نکالی ہے۔ ذرا ان صاحب کا حال تو جانیے، سکوت بغداد کا سبب بننے والا، رافضی، مجرم "نصیرالدین طوسی" جس کی وجہ سے بغداد کے مسلمانوں پر حملہ ہوا اور یہ ملک چھینا گیا۔ دجلہ کا پانی مسلمانوں کے خون سے رنگین کیا گیا اور ہزاروں مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا۔ اس کا شاگرد "نجیب الدین ابو الحسن علی بن عمر القزوینی الکاتبی" کی علم کلام پر ایک کتاب ہے اور اس کی شرح آپ کے پسندیدہ حضرت تفتازانی نے کی ہے۔

معلوم ہوا کہ اگر یہ اہل سنت کا امام ہوتا اور اہل سنت کا فرد ہوتا تو کیا شیطان نے اسے اس رافضی کی کتاب کی شرح پر ابھارنا تھا؟ اور عرب دنیا میں "رسالہ الشمسیہ" کے نام سے اور برصغیر میں "رسالہ السعدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

❀ ......مزید یہ کہ آپ کے مدارس میں پڑھائی جانے والی کتاب "شرح العقائد" میں (جادو سے متعلق) تفتازانی کہتا ہے:

((وَ لَا كُفرَ فِيْ تَعْلِيْمِ السِّحْرِ بَلْ فِيْ اعْتِقَادِهِ.))

"جادو کی تعلیم کوئی کفر نہیں بلکہ اس میں اعتقاد رکھنا کفر ہے۔"

ہم اس کے جواب میں جادو کی تعلیم کے کفر ہونے کے متعلق قرآن مجید کی صرف ایک ہی آیت پیش کرتے ہیں:

﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرة: 102)

"اور وہ (یہود) اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ: جادو سیکھنا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینا کفر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے جادو کو ذکر کیا ہے۔ [1]

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ تمھیں جو بھی جادوگر ملے اسے قتل کر دیا جائے۔ تو ایک دن کے اندر تین جادوگروں کو مارا گیا۔

جس جادوگری کو اسلام نے کفر قرار دیا اور جس اسلام نے جادوگر کی گردن مارنے کا حکم دیا اس کے متعلق آپ کے حضرت کہتے ہیں ''اس کی تعلیم مطلب اس کا سکھانا کفر نہیں''

❀ ...... اس کے متعلق آخری بات ملاحظہ کریں کہ یہ رافضیت کی زبان استعمال کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق کیا کہتا ہے، اس کا کلام دیکھیں:

((اَمَّا مَا وَقَعَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُحَارَبَاتِ وَ الْمُشَاجَرَاتِ عَلَى الْوَجْهِ الْمَسْطُوْرِ فِىْ كُتُبِ التَّوَارِيْخِ وَ الْمَذْكُوْرُ عَلَى السُّنَّةِ ثِقَاتٌ بِظَاهِرِهٖ عَلٰى اَنَّ بَعْضَهُمْ قَدْ حَادَ عَنْ طَرِيْقِ الْحَقِّ وَ بَلَغَ حَدُّ الظُّلْمِ وَ الْفِسْقِ .))

''کہ صحابہ کے مابین جو اختلافات اور لڑائیاں ہوئیں وہ تاریخ کی کتب میں موجود ہیں اور ثقہ راویوں کے زبان پر بھی ہیں تو اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کی جماعت میں سے بعض (صحابہ) حق کو چھوڑ چکے تھے۔ حق سے دور ہو چکے تھے، بلکہ ظلم اور فسق کی حدود کو پہنچ چکے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے اندر حسد، کینہ، بغض، جھگڑالو پن تھا۔''

بلکہ یہاں تک کہا:

((وَطَلَبُ الْمُلْكِ وَالرِّيَاسَةِ وَالْمَيْلَ اِلَى اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ)) [2]

''ان کے دلوں میں حکومت، بادشاہت لذتیں اور خواہشات پیدا ہو گئی تھیں۔''

❀ تفتازانی کے متعلق آپ کے گھر سے ہی دلیل پیش کرتے ہیں۔

---

[1] صحيح البخاری: 2766.

[2] شرح العقائد: 5/310-311.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شیخ عبداللطیف بن عبدالعزیز الکرمانی'' کہتا ہے:

''تفتازانی قرآن مجید کی اس آیت: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ کے متعلق کہتا ہے کہ یہ آیت اقناعیہ حجت ہے یعنی ممکن ہے کہ اس آیت کے خلاف بھی ہو جائے۔ مطلب یہ کہ مان لیتے ہیں کہ دو الٰہ ہوتے تو فساد برپا ہو جاتا لیکن ممکن ہے کہ یہ فساد برپا نہ ہوتا، دونوں آپس میں کمپرومائز کر لیتے، مل کر چلا لیتے۔ عقل کہتی ہے ممکن تھا کہ دونوں الٰہ مل کر کام چلا لیتے۔'' [1]

چناں چہ الکرمانی نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔

لہٰذا جس شخص کو اکابر علماء احناف وغیرہ کافر کہیں تو اس کی بات مان لینا کیسے ممکن ہے؟ اور اس سے شرک کی تعریف پیش کرنا کیسا رویہ ہے؟

شرک کی تعریف آئمہ احناف کے اقوال کی روشنی میں:

آیئے! اب ہم تفتازانی کی پیش کردہ شرک کی تعریف کے مقابلے میں حنفی امام کی تصریحات کو پیش کرتے ہیں۔ ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ (792ھ) کفار مکہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

((لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْتَقِدُوْنَ فِي الْاَصْنَامِ اَنَّهَا مُشَارِكَةٌ لِلّٰهِ فِيْ خَلْقِ الْعَالَمِ ، بَلْ كَانَ حَالُهُمْ فِيْهَا كَحَالِ اَمْثَالِهِمْ مِنْ مُشْرِكِي الْاُمَمِ مِنَ الْهِنْدِ وَالتُّرْكِ وَ الْبَرْبَرِ وَغَيْرِهِمْ .))

''وہ بتوں کے بارے میں یہ اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ وہ کائنات کی تخلیق میں اللہ کے شریک تھے، بلکہ ان کا حال باقی مشرکوں کے احوال جیسا تھا، جیسے ہندوستان، ترک اور بربری مشرکین وغیرہ ہیں۔''

((تَارَةً يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ هٰذِهٖ تَمَاثِيْلُ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ ، وَ يَتَّخِذُوْنَهُمْ شُفَعَاءُ .))

''کبھی تو وہ یہ گمان کرتے تھے کہ یہ نیک لوگوں کی صورتیں، انبیاء اور صالحین

---

[1] شرح العقائد، ص: 57.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی مورتیاں ہیں اور انھیں (اللہ کے ہاں) سفارشی پکڑتے تھے۔"

((وَيَتَوَسَّلُوْنَ بِهِمْ اِلَى اللّٰهِ .))

"اور انھیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلے کے طور پر استعمال کرتے تھے۔"

((وَ هٰذَا كَانَ اَصْلُ شِرْكِ الْعَرَبِ .)) [1]

"یہ عرب کے مشرکوں کا اصل شرک تھا۔"

معلوم ہوا کہ ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ کے نزدیک مشرکین عرب کا اصل شرک انبیاء اور صالحین لوگوں کی مورتیاں بنا کر انھیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی بنانا تھا۔

مگر جلالی صاحب! آپ کے نزدیک تو وہ مشرک ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو واجب الوجود مانے، اگر ایسا نہیں مانا تو وہ مشرک نہیں ہوگا۔ کفار مکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو واجب الوجود نہیں مانتے تھے تو پھر کیا وہ بھی مشرک نہ ہوئے؟

نیز کفار مکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مستحق عبادت نہیں سمجھتے تھے، وہ ان مورتیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے...... قرآن اس کی خبر دیتا ہے: ﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ "یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارشی ہیں۔"

جیسا کہ آج کل بعض لوگ کہتے ہیں "ہماری سنتا نہیں اور ان کی موڑتا نہیں۔" چنانچہ وہ انھیں سفارشی بناتے تھے، ان کے پاس آ کر دعا مانگتے تھے کہ دعا زیادہ سنی جاتی ہے۔ آج کے بعض مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔

❀ ...... جیسے ایک منگھو پیر کا مزار ہے وہاں لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: ہمارا ایمان ہے ان پر کہ یہاں جو دعا کی جاتی ہے، مراد مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے، اور وہاں مزار پر مگر مچھوں کا تالاب ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ پیر صاحب کی جوئیں ہیں، اور یہ مگر مچھ کی شکل میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ .

---

[1] شرح الطحاويه، ص: 29.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلالی صاحب کی ایک اور بات کا جواب:

جلالی صاحب کہتے ہیں کہ: ”شاہ عبدالعزیز خاندان ولی اللہ دہلوی کے وہ عظیم سپوت ہیں...... یہ وہ خاندان ہے کہ برصغیر میں جتنا علم حدیث آیا ہے ان کے گھر سے ہو کر آیا ہے۔“

تو آیئے خاندان ولی اللہ کے سپوت کی بات مانتے ہوئے ان سے جو شرک کی تعریف منقول ہے، اسے ملاحظہ کریں کیونکہ ان کے ترجمے کو لوگ الہامی ترجمہ بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ، جلد: 26 میں احمد رضا خان نے کہا: اس ترجمے کو پیش نظر رکھا جائے۔

اب شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ اللہ سے شرک کی تعریف سمجھیے وہ سورۃ البقرہ آیت نمبر 221 کے تحت لکھتے ہیں: ”شرک یہ ہے کہ اللہ کی صفت کسی اور میں مانے۔“

یعنی کسی اور کے بارے میں یہ مانے کہ اس کو یہ بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

طاہر القادری ”عرفان القرآن“ میں ترجمہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتا ہے کہ آپ کو ”ماکان وما یکون“ سب کا علم تھا۔ یعنی جو ہو گیا اور جو ہونا ہے سب کا علم تھا۔

جلالی صاحب! خاندان ولی اللہ کے سپوت نے آپ کی شرک کی تعریف کو تار تار کر دیا ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ شرک کی تعریف یوں کرتے ہیں:

((وَ الشِّرْكُ اَنْ يُّثْبَتَ لِغَيْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى شَيْئًا مِنْ صِفَاتِهِ الْمُخْتَصَّةِ بِهٖ كَالتَّصْرِيْفِ فِي الْعِلْمِ بِالْاِرَادَةِ .))

”شرک یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے اللہ کی ان صفات میں سے جو اس کے ساتھ خاص ہیں کوئی صفت ثابت کرے، مثلاً: کائنات میں اس ارادے سے تصرف کرنا جس کی تعبیر ”کُنْ فَيَكُوْنُ“ سے کی جائے۔ یا غیر اللہ کے لیے علم ذاتی ماننا جو کہ بغیر حواس، بغیر عقل، بغیر الہام اور بغیر خواب کے حاصل ہوتا ہو یا غیر اللہ کے لیے یہ صفت مانی جائے کہ وہ بیماروں کو شفا دیتا ہے۔“ (الفوز الکبیر)

❀ ...... مذکورہ بالا تعریف کو مدنظر رکھ کر درج ذیل واقعہ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ خود کریں کہ شرک اور کیا ہوتا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''ملفوظات'' میں ہے کہ ایک پیر صاحب کا بیٹا کھیلتا کھیلتا باپ کی گدی پر آ کر بیٹھ گیا، مرید سے کہنے لگا: ''لکھ'' اس نے کہا: کیا لکھوں؟ بچے نے کہا: ''فُلَانٌ فِـی الْـجَنَّةِ'' فلاں شخص جنتی ہے۔ وہ لکھتا گیا۔ پھر بچے نے کہا: لکھ کہ: ''فُلَانٌ فِـی النَّـارِ'' فلاں شخص آ گ میں ہے۔ اس نے نہ لکھا۔ بچے نے کہا: لکھ، اس نے نہ لکھا، بچے نے کہا: ''اَنْتَ فِي النَّارِ'' ''تو آ گ میں ہے۔'' پریشان ہو کر پیر صاحب کو بتایا: پیر صاحب نے کہا: اس بچے نے ''فی جھنم'' کہا، یا ''فِي النَّارِ'' کہا تھا؟ مرید نے کہا: ''فِي النَّارِ'' کہا تھا۔ پیر صاحب نے کہا: جو اس نے کہا: اب وہ نہیں موڑا جا سکتا، تمھاری مرضی ہے دنیا میں آ گ میں جل لو، یا آخرت کی آ گ میں جل لینا۔ [1] یہ ''کن فیکون'' کی صفت پیروں کو دی گئی ہیں۔

❀...... حالاں کہ یہ اللہ کی صفت ہے جس کی چاہے قبول فرمائے جس کی چاہے موڑ دے۔

رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے، فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں، دو قبول ہوئیں ایک نہیں۔'' وہ اللہ ہے چاہے تو اپنے رسول کی دعا مؤخر کر دے۔ صفت ''کن فیکون'' کا وصف رب العالمین کا ہے۔

❀...... آج ہمارے پنجاب میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر گیارہویں والے بزرگ (شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ) کے نام گیارہویں کو دودھ نہ دیا تو بھینس مر جائے گی اور بعض کہتے ہیں دودھ خشک ہو جائے گا اور بعض کہتے ہیں دودھ کی جگہ خون آنا شروع ہو جائے گا۔ یہ کیا اللہ کی صفات کو مخلوق میں تسلیم نہیں کیا گیا؟ معیشت تو رب تعالیٰ تنگ کرتا ہے۔

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ (طٰہ: 124)

''اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے۔''

شاہ ولی اللہ مزید کہتے ہیں کہ ڈوبی ہوئی کشتیوں کو تارنے والا اللہ ہے۔ جو یہ صفت اللہ کے علاوہ میں تسلیم کرے تو یہ شرک ہے۔

مگر آپ کے حضرت افتخار احمد نعیمی ''فتاویٰ نعیمیہ: 305/2'' میں کہتا ہے کہ:

[1] ملفوظاتِ احمد رضا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارات جا رہی تھی اور اس کا دولہا شاہ دولا تھا، کشتی ڈوب گئی، (دولے شاہ کا اصل نام سیّد کبیر الدین شاہ دولا تھا) پھر کسی کو خیال آیا کہ گیارہویں والے بزرگ کے نام گیارہویں دے دیں، تو بزرگ نے کشتی ڈوبی ہوئی کو پار لگا دیا 12 سال کے بعد۔

شاہ ولی اللہ "الفوز الکبیر" میں مزید لکھتے ہیں:

((وَ لَمْ يَكُنْ هٰؤُلَاءِ الْمُشْرِكُوْنَ يُشْرِكُوْنَ اَحَدًا فِيْ خَلْقِ الْجَوْهِرِ وَ تَدْبِيْرِ اُمُوْرِ الْعِظَامِ .)) [1]

"سابقہ امتوں کے مشرک کسی کو بھی کو کائنات کا خالق اور اللہ تعالیٰ کے اہم امور میں شریک نہیں کرتے تھے۔"

یعنی سابقہ امتوں کے مشرکین یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے کہ فلاں نے یہ بنایا ہے اور فلاں نے وہ بنایا ہے۔ جیسے آج کے دور کا شرک کرنے والا کہتا ہے۔

❀......ایک ظالم کہتا ہے کہ "کوفہ کی مسجد کے منبر پر سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیٹھے اور فرمایا: میں تھا۔ جس نے آسمان بنایا، میں تھا جس نے زمین بنائی، میں تھا جس نے جنت اور جہنم بنائی، عدل کی کرسی پر بیٹھ کر تمہارے درمیان فیصلے کروں گا، بارش میں برساتا ہوں، روزی میں دیتا ہوں، موت میں دیتا ہوں، زندہ میں کرتا ہوں، آدم علیہ السلام کو میں نے جنت سے نکالا، یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں میں نے گرفتار کیا۔ ایک (آدمی) گستاخ اٹھا! کہنے لگا کہ یہ تو ساری اللہ کی شان ہے جو تم اپنے نام لگا رہے ہو، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میری شان نہیں یہ میری نوکری ہے، شان تو اس سے بہت بلند ہے۔" اسی طرح آج کا کلمہ گو کہتا ہے کہ......

خدا دا پھڑیا چھڑاوے محمد
محمد دا پھڑیا چھڑا کوئی نئ سکدا

لوگو! بتاؤ یہ کیا ہے؟ یہ توحید ہے کہ شرک؟

❀......اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے رئیس المنافقین (عبداللہ بن ابی) کو پکڑا، اس کے

[1] الفوز الکبیر، ص: 22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد محمد کریم ﷺ نے سفارش کی، جنازہ پڑھا، منہ میں لعاب ڈالا اور اپنی قمیص پہنائی مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم ستر مرتبہ بھی استغفار کرو گے تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔''

❀...... اسی طرح ابو طالب نے محمد ﷺ کے دین کو نہ تسلیم کیا تو روزِ قیامت سب سے ہلکا اسے عذاب ہو گا۔ لہٰذا آپ کا یہ دعویٰ بالکل باطل ہے کہ......

محمد دا پھڑیا چھڑا کوئی نئ سکدا

یہ آج کا کلمہ گو مسلمان ہے، مگر مشرکین عرب اور سابقہ امتوں کے مشرک ان ہستیوں کے بارے میں جنہیں وہ اللہ کا شریک بناتے تھے، یہ عقیدہ نہ رکھتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے زمین بنانے میں، آسمان بنانے میں شریک ہیں، اور نہ ہی وہ کسی کے لیے ایسی قدرت کا یقین کرتے تھے کہ اللہ کوئی کام کرنا چاہے تو ان کے پیر و بابا، شیخ و مرشد اس کام میں کوئی رکاوٹ ڈال سکیں۔ بلکہ ان کا شرک کیا تھا۔ شاہ ولی اللہ بیان کرتے ہیں:

((وَ اِنَّمَا كَانَ اِشْرَاكُهُمْ فِى الْاُمُوْرِ الْخَاصَّةِ لِبَعْضِ الْعِبَادِ .))

''ان کا شرک یہ تھا کہ وہ بعض بندوں کو خاص امور میں اللہ تعالیٰ کا شریک کر دیتے تھے۔''

یعنی وہ بعض امور میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کو شریک جانتے تھے، اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض بندوں کو اتنی عزت بخشی ہے، اتنا شرف عطا کیا ہے کہ رضا اور ناراضی بندوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جیسے ہمارے یہاں پنجابی میں کہتے ہیں:

''اے جی اللہ دے بڑے رتے ہوئے نیں۔''

ان کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کو پہنچا ہوا ہے، جو چاہیں دے دیں، لکھے لیکھ مٹا دیں، اللہ تعالیٰ نے جو لکھا ہے وہ مٹانے پر قادر ہیں اور اس کی جگہ نیا لکھنے پر طاقت رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے کسی کو دینے کا فیصلہ نہیں کیا تو یہ اللہ کے اس قدر لاڈلے ہیں کہ وہ فیصلے تبدیل بھی کروا لیتے ہیں اور یہ جو چاہتے ہیں عطا کر دیتے ہیں۔ یہی ان کا عقیدہ تھا۔

((كَمَا اَنَّ مَلِكًا مِنَ الْمُلُوْكِ الْعَظِيْمِ الْقَدْرِ يَرْسِلُ عَبِيْدَهُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الْمَخْصُوْصِیْنَ اِلٰی نَوَاحِیْ مَمْلَکَةٍ وَ یَجْعَلُهُمْ مُخْتَارِیْنَ مُتَصَرِّفِیْنَ فِیْ اُمُوْرٍ جُزْئِیَّةٍ .))

''جیسے ایک بہت بڑی حکومت کا بادشاہ ہو وہ اپنے خاص بندوں کو اپنی مملکت کے گردونواح بھیج دے اور ان کے ذمے کچھ کام لگا دے اور بہت سارے بندوں کے کام انھی کے سپرد کر دے اور جو لوگ بادشاہ تک پہنچنے کے لیے ان کو واسطہ بناتے ہیں، تو بادشاہ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے۔

جلالی صاحب! یہ تعریف شاہ ولی اللہ کی ہے جن کے بارے میں آپ کہتے ہیں ان کے بیٹے کا ذکر کرتے ہوئے کہ برصغیر میں جتنا علم حدیث آیا ہے وہ اسی ولی اللہ کے خاندان سے ہو کر گزرا ہے۔

جلالی صاحب! شاہ صاحب کی تعریف کی روشنی میں تو آج کے دور کا قبر پرست مسلمان بھی مشرک قرار پاتا ہے۔

❀ ...... بلکہ اس سے بڑھ کر آپ نے تو پیروں کے نام علاقے بانٹ رکھے ہیں۔

لاہور ''داتا'' کی نگری ہے۔ گجرات ''دولے شاہ'' کی نگری ہے، سیون کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ''لعل شہباز'' کی نگری ہے۔ ملتان ''شاہ شمس تبریز'' کی نگری ہے، اور پھر ان کے ذمہ کام لگائے ہوئے ہیں۔

اگر کوئی مقدمے میں پھنس جائے تو وہ صرف ''...... بری بری سرکار بری...... کر دے قسمت کھوٹی ہری......'' کے پاس آتا ہے۔ اگر کسی کو اولاد چاہیے تو شاہ دولا کے دربار آتا ہے۔ اگر کسی کو رزق کی تنگی ہو تو اس کے لیے بابا علی ہجویری کی قبر ہے۔

جلالی صاحب! آپ نے علماء احناف سے شرک کی تعریف کیوں نہ پیش کی، چلیں آپ کو آپ کے پیروں کی طرف ہی لے چلتے ہیں۔ پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کے بزرگوں نے کہا ہے کہ تمام اولیاء کے گردن پر ان کا قدم ہے۔

❀ ......طاہر القادری صاحب کہتے ہیں کہ پیر عبدالقادر جیلانی جب تک کسی کو ولی قرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ دیں اس وقت تک وہ ولی نہیں بن سکتا۔ کسی نے ولی بننا ہوتا ہے تو اس کے کاغذات رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچتے ہیں۔ اللہ کے رسول اس کے کاغذات واپس پیر جیلانی کے پاس لوٹاتے ہیں۔ پیر جیلانی ''تصدیق'' کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجتے ہیں اس کے بعد اسے ولایت ملتی ہے۔

جلالی صاحب! ہماری نہیں مانتی نہ مانو اپنے بزرگوں کی تو مان لو۔

❀ ......پیر جیلانی رحمہ اللہ ''فتوح الغیب'' مقالہ نمبر 17 میں اپنے مریدوں سے کہتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو جائے تو سب سے بے خوف ہو جانا، اس کے علاوہ کسی کی ذات کی پروا نہ کرنا، نہ نفع میں اور نہ نقصان میں۔ اس کے سوا نہ کسی سے ڈرنا اور نہ امید رکھنا اور نہ ہی سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کچھ دے سکتا ہے یا چھیننے پر قادر ہے۔ وہ اللہ اس لائق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے، وہی معاف کرنے والا ہے، لہٰذا ہمیشہ اسی کی طرف توجہ کرتے رہنا، اسی کے در سے مانگنا، اسی کی اطاعت کرنا اور دنیا و آخرت میں مخلوقات سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کا خیال کرنا۔''

یعنی تمام مردے، زندہ، بزرگ، پیر، شیخ اور مرشد کوئی کسی کا کچھ نہیں کر سکتے نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے تمھاری تقدیر میں نفع لکھا ہے وہ کوئی روک نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ نے تیرے نصیب میں نقصان لکھا ہے تو اسے بھی کوئی روک نہیں سکتا۔

جیسے کہ بعض قبروں کے مجاور دعویٰ کرتے ہیں کہ: ''وہ تمنا ہی کیا جو پوری نہ ہو۔''

ارے! محمد ﷺ کی تمنا تھی کہ ابوطالب کلمہ پڑھ لے۔ کیا یہ تمنا پوری ہوئی؟ اور بعض کہتے ہیں ''جو چاہو سو پوچھو'' ''جو چاہو سو مانگو'' وغیرہ وغیرہ۔ کیا یہ خدائی دعویٰ نہیں؟

پیر جیلانی رحمہ اللہ کی تعلیم پر غور کریں۔

❀ ......فرماتے ہیں: ((لَا تُعَلِّقْ قَلْبَكَ بِشَيْءٍ مِنْهُمْ .))

''کسی بھی چیز کے بارے میں اپنے دل کو ان کی طرف نہ جھکانا، ساری کی ساری مخلوق کو اس آدمی کی طرح سمجھنا جیسے کسی بادشاہ نے کسی شخص کو ایک تخت دیا ہو، رسیوں میں جکڑ دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو، پاؤں باندھ دیے ہوں پھر اسے سولی پر لٹکا دے، گہری نہر کے کنارے پر اپنی کرسی لگا کر بیٹھ جائے اور اس کے پاس اسلحہ ہو وہ اس پر تیر برسائے تو خوف بادشاہ کا دل میں آنا چاہیے یا سولی پر لٹکے شخص کا؟"

اس مثال سے الشیخ جیلانی رحمہ اللہ یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ جو شخص سولی پر لٹکے شخص سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہے یا اس سے کسی فائدہ کی امید لگاتا ہے، وہ عقل مند نہیں ہے۔

کیا یہ جانور نہیں ہے؟ جو اس بادشاہ سے نہیں ڈرتا بلکہ وہ سولی پر لٹکے ہوئے مجبور اور بے کس انسان سے ڈرتا ہے۔

یاد رکھیے! اس مثال میں سولی پر لٹکے ہوئے انسان سے مراد تمام مخلوقات ہیں اور اس بادشاہ سے مراد اللہ مالک الملک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام مخلوقات مجبور اور بے کس ہیں۔

نوح علیہ السلام سالہا سال لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کی آواز بلند کرتے رہے، قوم کے ظلم و جبر کو برداشت کرتے رہے، ان کا اپنا بیٹا کلمہ پڑھ کر ان کی جماعت میں شامل نہ ہوا ان کی آنکھوں کے سامنے غرق ہوا وہ اپنے بیٹے کو بچا نہ سکے۔

❀...... الشیخ جیلانی رحمہ اللہ مزید نصیحت کرتے ہیں:

"ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں کہ بصیرت کے بعد اندھے ہو جائیں، اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑ لینے کے بعد پھر توڑ بیٹھیں۔ ہدایت پانے کے بعد پھر گمراہ ہو جائیں اور ایمان کے بعد کفر میں پڑ جائیں۔"

❀...... جلالی صاحب! اگر توحید کی ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو پیر صاحب کا مقالہ نمبر 7 ملاحظہ کیجیے: ((لَيْسَ الشِّرْكُ عِبَادَةَ الْأَصْنَامِ فَحَسْ .)) "شرک صرف بتوں کی پوجا کا نام نہیں ہے۔" بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ کوئی اپنی خواہشات کے پیچھے چلے، دنیا و آخرت میں اس کے علاوہ تو اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو اختیار کر بیٹھے، (مثلاً: رب بھی مشکل کشا، علی رضی اللہ عنہ بھی مشکل کشا ہے، رب بھی داتا ہے، علی ہجویری رحمہ اللہ بھی داتا، رب بھی غریب نواز اور اجمیر والا بھی غریب نواز ہے، رب کو بھی علم غیب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مَا كَانَ وَ مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَـکُـوْنُ کا علم تھا وغیرہ) اور جو اللہ کے علاوہ ہے وہ اللہ کا غیر ہے وہ کوئی بھی ہو (مثلاً: نبی، ولی، بزرگ سب اللہ کے غیر ہیں، یعنی وہ الٰہ نہیں بلکہ) وہ اللہ کی مخلوق ہیں اور جب کوئی اس کی طرف مائل ہو گیا اور اس پر بھروسا کر لیا تو اس نے شرک کیا۔''

❀...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سوجے ہوئے دیکھے تو عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں، پھر آپ اتنا لمبا قیام کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَ فَـلَا اَکُـوْنُ عَبْـدًا شَکُـوْرًا.)) [1] ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟'' معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہیں، یعنی اللہ کے غیر ہیں عین نہیں ہیں۔

الشیخ جیلانی رحمہ اللہ کے کلام سے عیاں ہوا کہ جن امور میں اللہ تعالیٰ یکتا ہے، اگر کوئی کسی غیر میں میلان رکھے تو شرک کہلائے گا۔

ایک اور شبہ ''رب والے کام اس کے بندے بھی کر سکتے ہیں'':

جلالی صاحب مزید کہتے ہیں: ''جہاں تک بات ہے کہ مددگار ہونا، بیڑے پار لگانا، مشکل کشا ہونا، حاجت روا ہونا، داتا ہونا، دستگیر ہونا اور غریب نواز ہونا تو یاد رکھو! رب کے اذن (اجازت) کے بغیر تو کوئی پتا بھی نہیں ہل سکتا، لیکن جب رب کا اذن ہو جائے تو سارے کام رب کے بندے بھی کر سکتے ہیں۔''

ازالہ :......ہم کہتے ہیں کہ رب کا اذن (اجازت) ہو جائے تو۔ لیکن اس کی کیا دلیل ہے کہ جن لوگوں کو آپ داتا، غریب نواز، گنج بخش بنائے بیٹھے ہو، ان کو اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کی مشکل کشائی، حاجت روائی کی اذن وصفت عطا فرما رکھی ہے؟ آخر آپ کو کس نے خبر دی؟ بات یہ ہے کہ یہاں تو غیر اللہ کو اس انداز سے پکارا جاتا ہے اور پوجا جاتا ہے کہ رب کی توہین بالکل واضح اور عیاں ہوتی ہے۔ مثلاً......

❀......قوال اس عورت کو کہتا ہے جو اللہ اللہ کرتی ہے مصلی سنبھالتے ہوئے بیت اللہ

---

[1] صحیح البخاری: 4836.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچتی ہے اور جا کر اس نے اللہ کو پکارا اپنی حاجت پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے کہا: پگلی! میرے پاس کیا لینے آئی ہے میرے پردے میں سوائے وحدانیت کے کیا ہے؟ جو لینا ہے وہ مل رہا ہے محمد کے شہر میں۔ (قوال کہتا ہے):

''ہاتھ میں تسبیح بغل میں مصلیٰ

لب پہ جاری اللہ اللہ

کہتی ہوئی پہنچی بیت اللہ

اور پکاری اے میرے اللہ!

تو گدا کو جو نوازے تو شہنشاہ بنے

اور یتیموں کو چاہے تو پیغمبر کر دے

اے میرے اللہ!

تو آواز آئی:

اے پگلی! میرے پردے میں وحدت کے سوا کیا ہے؟

جا جو کچھ لینا ہے لے لے محمد کے شہر میں۔'' (استغفراللہ)

اور جیسے: ''خواجہ نہ دے گا تو پھر کون دے گا۔''

اللہ تعالیٰ کی کھلم کھلا توہین پر مبنی یہ کفر تک پہنچانے والی عبارتیں ہیں۔ اس سے بڑھ کر بھی شرک کا ثبوت چاہتے ہو؟

جلالی صاحب! کاش ہم پر اعتراض کرنے سے قبل آپ نے اپنے ہی بزرگوں کی تعلیمات کو پڑھا ہوتا۔

❀......آیئے ذرا خواجہ غلام فرید صاحب کا ایک قول ملاحظہ کریں: ''مقابیس مجالس'' میں (توحید کے بارے میں) خواجہ صاحب کہتے ہیں: وہابیوں کے عقائد صوفیاء سے ملتے جلتے ہیں۔ وہابی کہتے ہیں: انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگنا شرک ہے، بے شک غیر خدا سے مدد مانگنا شرک ہے۔ توحید یہ ہے کہ خاص اللہ سے مدد مانگی جائے، اسی لیے قرآن پاک میں حکم ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

''لہٰذا جب بھی مدد مانگی جائے گی تو صرف اللہ تعالیٰ سے۔''

ہم کہتے ہیں کہ غیر اللہ سے مافوق الاسباب مدد مانگنا شرک ہے اور تم کہتے ہو کہ شرک نہیں ہے تو ذرا ہم خواجہ صاحب کے قول کے پیش نظر دیکھتے ہیں تو بات واضح ہوتی ہے۔

❀ ......سورۃ الانعام آیت نمبر 121 کی تفسیر اپنے مکتب فکر کے معروف و مسلمہ شخص نعیم الدین مراد آبادی صاحب سے سنیں، لکھا ہے:

''کیونکہ دین میں حکم الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور اور کسی کو حاکم قرار دینا شرک ہے۔'' [1]

آپ کے ''حکیم الامت'' مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''اس میں خطاب مسلمانوں سے ہے کہ اگر تم نے کفار کی یہ بات مان لی اور ذبیحہ و مردار جانور میں فرق نہ کیا تو تم بھی انہی کی طرح مشرک و کافر ہو گے۔'' [2]

آپ کے ''پیر محمد کرم شاہ الازہری، بھیرہ والے نے اس کی تفسیر میں لکھا:

''اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال یقین کرتا ہے وہ ''مشرک'' ہو جاتا ہے۔'' [3]

یاد رہے یہ تفسیریں سلفی علماء کی نہیں بلکہ خود بریلویت کے اکابر اور پیروں کی ہیں مگر ''شرک'' کی تعریف اور اطلاق ملاحظہ فرمائیں۔

یعنی دینی امور میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی شخص کسی اور کی اتباع کرتا ہے کسی اور کے پیچھے چلتا ہے تو اس نے شرک کیا۔ افسوس! آج کل کھلم کھلا قرآنی آیات اور احادیث کو پڑھ کر سنایا جائے تو جواب ملتا ہے کہ بات ٹھیک ہے مگر ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔

❀ ......لاہور کے ایک مولوی صاحب کی تقریر سننے کا موقع ملا کہتے ہیں کہ وہابی

---

[1] حاشیہ کنزالایمان، ص: 257.

[2] تفسیر نعیمی، ج: 8، ص: 64.

[3] ضیاء القرآن، ج: 1، ص: 597، حاشیہ نمبر153.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید سے وہ آیات تلاش کرتے ہیں جو ہمارے مذہب کے خلاف ہیں۔

جلالی صاحب کی پیش کردہ شرک کی تعریف کے بر خلاف ان کے اکابرین کی ایک فہرست ہے۔ ہم طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کو اپنے بزرگوں اور بڑوں کے عقائد کا خود علم نہیں، ہم آپ کو ان کے عقائد بیان کر کے بتا رہے ہیں۔ ہماری بات چھوڑیں کیوں کہ آپ کے بقول ہم تو ٹھہرے غیر مقلد۔

اللہ تعالیٰ سے براہِ راست نہیں مانگ سکتے:

جلالی صاحب کہتے ہیں:

''یہ مناسبت ہے توحید و رسالت کی، بلکہ قرآن مجید نے واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں در رسالت میں جائے بغیر، اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کر لوں، اللہ نے کہا: یہ بھول ہے کوئی اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کو کبھی نہیں پا سکتا۔ یہود و نصاریٰ کا قول با قاعدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کر دیا۔ فرمایا: ﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ﴾ (المائدۃ: 18) ''یہود و نصاریٰ کہنے لگے: ہم اس نبی کا کلمہ نہیں پڑھیں گے، ہم ڈائریکٹ رابطہ اپنے رب سے رکھتے ہیں۔ ہم اس کے بیٹے ہیں۔'' (معاذ اللہ) ہم اس کے بڑے پسندیدہ ہیں۔ ہم رب والے ہیں، ہم نبی والے نہیں بنیں گے۔ ہم رب سے براہِ راست رابطہ رکھتے ہیں۔ یہ اس آیت کا شان نزول ہے جب یہ آیت اتری: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: 31) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے میرے محبوب! یہ جو ڈائریکٹ مجھ سے رابطہ رکھنا چاہتے ہیں انھیں فرما دو اگر تمھارے بغیر یہ میرا محبّ بننا چاہیں جو کچھ بھی کر لیں۔ محبّ نہیں بناؤں گا ان کو، اگر تمھارے ہو کے، میرا بننا چاہیں گے تو انھیں محبوب بھی بنا لوں گا۔ اس آیت کی یہ تفسیر دیکھ لو۔''

رب والے دوسرے ہیں اور رسول والے دوسرے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جلالی صاحب مزید کہتے ہیں کہ:

”بعض لوگ براہ راست اللہ تعالیٰ سے رابطہ چاہتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ ہمیں اس نبی کی ضرورت نہیں، ان کے بغیر ہم رب والے ہیں، آج بھی بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوگئی کہ ہم رب والے ہیں اور وہ ہمیں کہتے ہیں کہ تم رسول والے ہو۔“

ازالہ :......جلالی صاحب! شیشے کے گھر میں بیٹھ کر سنگ باری کرنا اچھا شغل میلہ نہیں ہے، کوئی دیوانہ سامنے سے پتھر مار دے گا تو آپ کا گھر چکنا چور ہو جائے گا۔

یہ آسان کھیل نہیں ہے اللہ کی قسم! کبھی کسی اہل حدیث سے یہ جملہ ثابت نہیں کروایا جا سکتا، اگر کوئی ایسا کہے تو ہم انکار کرتے ہیں، برأت کا اعلان کرتے ہیں اس عقیدے سے جو تم نے ہمارے ذمہ لگایا کہ ہم اللہ والے ہیں اور تم نبی والے ہو، نہیں! اللہ کی قسم! ہم ہی اللہ والے ہیں اور ہم ہی نبی والے ہیں۔ جو اللہ والا ہوتا ہے وہی نبی والا ہوتا ہے۔

آپ نے ہمیں طعنہ دیا یہودیوں کا کہ یہودیوں کی طرح تم نے بھی کہا کہ ہم رب والے ہیں۔ حضرت! اگر قبر پرستوں کا یہودیوں سے مقارنہ کیا جائے تو قبر پرستوں کے اکثر عقائد ایسے ہیں جو انھوں نے یہودیوں سے لیے ہیں۔ نہیں یقین تو آ ؤ ہم آپ کو وادی یقین میں لے چلتے ہیں۔

یہودیوں نے کہا:

ا ....﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ﴾ (التوبة : 30)

”اور یہودیوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔“

یہ یہود و نصاریٰ کا دعویٰ ہے۔ آج کے شرک کرنے والے ان سے چار ہاتھ آگے ہیں۔ یعنی انھوں نے تو اللہ تعالیٰ کو دو ہستیاں تسلیم کیا۔“ (نعوذ باللہ)

❀ ......لیکن یہاں کیا حالت ہے محمد یار فریدی گڑھی اپنی کتاب ”دیوان محمدی“ میں کہتا ہے:

”اگر محمد (یار، صاحبِ مؤلف) نے محمد ﷺ کو خدا مان لیا پھر تو مسلمان ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دغا باز نہیں۔“

یہود و نصاریٰ نے تو اللہ تعالیٰ کو مان کر ان کا بیٹا بنایا۔ لیکن ”دیوانِ محمدی“ والا کہتا ہے کہ محمد ﷺ کو خدا مانا تو مسلمان ورنہ دغا باز۔ یہ عقیدہ اگر یہود و نصاریٰ سے نہیں لیا تو اور کہاں سے لیا؟ اور اذان سے قبل ”الصَّلٰوةُ وَ السَّلامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرًا مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ“ یعنی محمد ﷺ اللہ کے نور میں سے نور ہیں۔ اسے مثال سے سمجھیں ہمارے ہاتھ میں یہ کاغذ ہے ہم نے اسے دو حصوں میں کر دیا تو کیا اس کی جنس بدل گئی؟ نہیں، جنس نہیں بدلی بلکہ دو حصے ہو گئے۔

ایسے ہی یہ ہے کہ اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کے نور میں سے نور ہیں۔ بتاؤ جب اللہ کے نور میں سے ایک حصہ نور کا الگ ہوا تو وہ اللہ ہوا یا نہ؟ اگر رسول اللہ ﷺ اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں تو پھر بتاؤ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا پر تشریف لائے تو نمازیں کس کے لیے پڑھتے تھے؟ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کس کا ہوا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا کس کی بیٹی تھی؟ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما زوجہ کس کی بنیں؟ مکہ کس نے چھوڑا؟ ماتھا مبارک کس کا زخمی ہوا؟ دندان مبارک کس کے شہید ہوئے؟ طائف والوں نے کس پر حملہ کیا؟ جبریل علیہ السلام کس پر وحی الٰہی کو لے کر آئے تھے؟

کیوں کہ آپ کے عقیدے کے مطابق وہ خود اللہ کے نور میں سے نور تھے۔ لوگوں نے کہا:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

۲......آؤ آپ کو ایک اور عمل بتاؤں۔ اہل شرک اور یہود و نصاریٰ اس عمل میں بھی دونوں برابر ہیں۔ حدیث رسول ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارَى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسْجِدًا .)) [1]

[1] صحیح البخاری: 1330.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

اور دوسری حدیث اس طرح ہے:

((أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوْرَةَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ.)) [1]

''ان لوگوں کی یہ عادت تھی کہ ان میں اگر کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد اور تصوریں بنا دیتے، قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہوں گے۔''

یہ بدترین عمل یہود و نصاریٰ کے اندر تھا، لیکن مسلمانوں نے یہ عمل لے کر برصغیر کی گلیوں کو بھر دیا، انڈیا، پاکستان میں کئی ایسی جگہیں آپ کو ملیں گی، جہاں اہل قبور کی عبادت کی جاتی ہے، سجدے کیے جاتے ہیں، نذریں دی جاتی ہیں وغیرہ۔

یہاں ایک بات یہ بھی یاد رہے کہ یہود و نصاریٰ نے تو انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا، لیکن آج کے مشرکوں نے اس سے بڑھ کر بھنگیوں، چرسیوں، افیون پینے والوں اور ملنگوں کے نام پر قبریں بنائیں۔ کیا لاہور میں گھوڑے شاہ کا دربار نہیں؟ ایبٹ آباد میں کھوتے شاہ کی قبر نہیں ہے؟ اگر کسی کو یہ قبریں نہ ملیں تو اللہ کی قسم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بجلی کا کھمبا دیکھا جس کے ساتھ چادریں، بوریاں اور ٹاکیاں لٹکی ہوئیں اور وہاں لکھا ہے:

''بابا کھمبا پیر مسکین خاری شاہ رحمہ اللہ'' اسی طرح ''بابا گراڑے والی سرکار۔''

وہ یہود و نصاریٰ تھے لیکن آج ماں، بہن، بیٹی کی گندی گالیاں دینے والوں اور ہر وقت ننگے رہنے والوں کے مقبرے بنے ہوئے ہیں۔

❀......جلالی صاحب! لاہور میں آپ نے پیر نوری بوری سرکار کی قبر تو دیکھی ہوگی...... یہ وہ پیر ہے جو مردوں اور عورتوں کو نچایا کرتا تھا، دھمال ڈلوایا کرتا تھا، نوجوان لڑکیوں کو

[1] صحيح البخاري: 427.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھڑ کیلے لباس پہنوا کر نچوایا کرتا تھا......اور وہ نچوانے والا بابا، بوڑھا کیا کہتا تھا:

''جو نہیں دھمال ڈالتا اس کی ماں کو ....کروں اور اس کی بہن کو ....کروں، اور اس کے سپیکر سے اعلان ہوتا تھا کہ وہابی ہو تو دھمال ڈالو، بریلوی ہو تو دھمال ڈالو، شیعہ ہو تو دھمال ڈالو اور جو نہیں دھمال ڈالے گا وہ قیامت کے دن نجات نہیں پا سکے گا۔''

❀......جلالی صاحب! تم نے بے نمازیوں کے مقبرے بنائے۔ نہیں یقین تو جاؤ ''لال شاہ'' کی قبر پر بیٹھی ایک مریدنی سے پوچھو، اس سے پوچھا گیا کہ بی بی! یہ کون ہیں؟ بی بی نے کہا: یہ اللہ والے ہیں، کہا: بی بی میں نے سنا ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتے تھے؟ اس نے کہا: یہ بہت پہنچی سرکار ہیں، نماز روزے والی باتیں ان میں نہیں تھیں۔'' یہ بے نماز پیر ہیں۔

❀......لیکن رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کون اللہ کے نزدیک پہنچا ہوا ہو سکتا ہے۔ ایک جنگ کے موقع پر آپ ﷺ کو نماز پڑھنے سے کافروں نے روک دیا، تو جب آپ نے نماز پڑھی تو فرمایا: اللہ! ان کے گھروں، قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ انھوں نے محمد ﷺ کو نماز سے روک دیا ہے۔ [1]

لہٰذا جلالی صاحب! یہود و نصاریٰ کے عقائد ہمیں اپنے ہی ان کلمہ گو بھائیوں کے گھروں سے بہت سے مل جائیں گے۔ اس لیے ہمیں طعنہ دینے کے بجائے اور ہمارے ذمے جھوٹ لگانے کے بجائے ذرا اپنے معاشرے کے لوگوں کا جائزہ لیں۔

جلالی صاحب! آپ کہتے ہیں کہ یہ رب والے ہیں ہم رسول والے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جو رب والا ہوتا ہے وہی رسول والا ہوتا ہے اور اسی کی آخرت سنورتی ہے، اور جو صرف رسول والا بن جائے اللہ والا نہ بنے تو وہ کامیاب نہیں ہے۔ مثلاً: ابو طالب رب والے نہیں تھے بلکہ رسول والے تھے، رسول اللہ ﷺ شعب ابی طالب میں جب محصور ہوئے تو آپ کا

[1] صحیح البخاری: 4533.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفاع کیا اور کہتے تھے جب تک ابو طالب زندہ ہے اپنا پیغام پہنچاؤ جو انگلی آپ کی طرف اُٹھے گی کاٹ ڈالوں گا، جو آنکھ بری نظر سے دیکھے گی پھوڑ ڈالوں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے کہا: ((قولوا لا الٰہ الا اللّٰہ .)) کلمہ نہ پڑھا، اللہ والے نہ بنے، بلکہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے کم عذاب انھیں ملے گا۔

آیئے اپنے ہاں کا ایک معتبر حوالہ سنیں، اہل تصوف کی کتاب دیکھئے "الرسالة القشيريه" ابوسعید الخراز بیان کرتا ہے:

((رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعْذِرْنِيْ فَاِنَّ مَحَبَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰی شَغَلَتْنِیْ عَنْ مَحَبَّتِكَ، فَقَالَ: یَا مُبَارَكُ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَقَدْ اَحَبَّنِیْ.))

"میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے معاف کر دینا میں اللہ تعالیٰ کی محبت میں اس قدر مشغول ہو گیا کہ میں وہ محبت آپ سے نہیں کر سکا، آپ نے فرمایا: اے مبارک ہو جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی تو تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی۔" [1]

آپ کہتے ہو کہ وہابیوں کو توحید سے فرصت ہی نہیں۔ یہ آپ کا حوالہ اور آپ کا بندہ ہے جو کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ والا ہو جاتا ہے وہ میرا خود بخود ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہمارا عقیدہ!

جلالی صاحب! ہمارا عقیدہ یاد رکھ لیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں ذرہ برابر گستاخی کرتا ہے وہ پکا کافر ہے اور جو نبی کریم ﷺ کی بات نہیں مانتا، اس کے ایمان کی نفی اللہ تعالیٰ نے فرما دی ہے، فرمایا:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (النساء: 65)

[1] رسالہ القشیریہ: 494/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلالی صاحب آپ کا دعویٰ کہ ''ہم رسول والے ہیں اور اہل حق و اہل توحید رب والے ہیں'' بے بنیاد ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں وہ نہ رب والے ہوتے ہیں اور نہ رسول والے۔ اہل توحید ہی رب والے اور رسول والے ہیں اور اب آئندہ سطور میں ہم اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ کیا یہ رسول والے ہیں یا پھر وہ اپنے دعوے میں ویسے ہی جھوٹے ہیں جیسے وہ توحید کے دعوے میں جھوٹے ہیں، جن کی پیشانیاں غیراللہ کے سامنے جھکتی ہیں، جن کی زبانوں سے غیراللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، جو پریشانیوں اور غموں تک غیراللہ کو پکارتے ہیں اور جو اپنے فقہی مسائل میں رسول ﷺ کو چھوڑ کر اُمتیوں کے اقوال حجت سمجھتے ہیں، اُمتیوں کی تقلید کا پٹا گلے میں ڈال لیتے ہیں، اور پھر بھی خود کو رسول والے کہتے ہیں اور توحید کے دعوے دار ہیں۔

حالاں کہ حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ رب کی محبت سب سے افضل اور سب سے پہلے ہے اور رب کے حکم سے ہی رب کے نبی ﷺ سے محبت کی جاتی ہے۔

ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع کرتے ہیں، کیونکہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے اور جس نے نبی ﷺ کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران : 31)

''اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو نبی کی اتباع کرو۔''

اور فرمایا:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (النساء : 59)

''پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔''

اور فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

((وَ اَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ .)) [1]

---

[1] صحيح البخاری: 16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مومن جب بھی کسی سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کے لیے کرتا ہے۔''

❀ ......اگر یہ لوگ واقعتاً رسول والے ہوتے تو انھیں غیر رسول کی حاجت وضرورت نہ ہوتی۔ اگر آپ رسول والے ہیں تو محمدی بنئے ، سہروردی، نقشبندی، چشتی، قادری، رضوی، نوری کیوں بنے؟

چناں چہ اگر ہم پر کوئی اعتراض کرے کہ تم اہل حدیث کیوں ہوں؟ تو ہم اہل حدیث اس لیے ہیں کہ فرمانِ الٰہی اور فرمانِ رسول کو''حدیث'' کہا گیا ہے۔ ہم اللہ والے اور رسول والے ہیں اس لیے اہل حدیث ہیں۔ آپ لوگ تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ بھی نہ رہے۔ کیونکہ الیاس قادری صاحب کہتے ہیں کہ''اب ہم نے احمد رضا بریلوی کا دروازہ پکڑ لیا ہے اور یہ ہمیں جنت میں لے جائے گا۔''

لیکن اگر آپ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر ٹھہرتے تو پھر بھی آپ ہمارے بھائی ہوتے، کیونکہ امام صاحب نے عقیدہ توحید کا درس دیا ہے۔ ہم اہل حدیث کیوں ہیں؟

اس لیے کہ قرآن کہتا ہے:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ﴾ (النجم: 59)

''قرآن بھی حدیث ہے اور حدیث بھی۔''

اور حدیث کی تعریف بیان ہوئی ہے:

((كُلُّ مَا اُضِيْفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ صِفَةٍ اَوْ تَقْرِيْرٍ .))

''ہر وہ بات جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، صفت اور تقریر کی طرف ہو وہ حدیث ہے۔''

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات وفرامین، عقائد، ایمانیات، نماز، روزہ، حج وغیرہ اور تمام عبادات میں کافی ہیں۔

چناں چہ ان ساری باتوں سے واضح ہوا کہ آپ کا دعوی''ہم رسول والے ہیں'' غلط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اگر آپ اس دعوے میں سچے ہوتے تو کبھی غیر رسول کی پناہ نہ لیتے لہٰذا جو اللہ والا ہوتا ہے وہی رسول والا ہوتا ہے اس لیے اس طرح کے جھوٹ ہمارے ذمے نہ لگائیں۔

حدیث استعانت کے متعلق شبہ:

جلالی صاحب فرماتے ہیں کہ" (بعض) لوگ حدیث شریف پڑھتے ہیں:

((اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .))

"کہ جس وقت بھی تم مدد مانگو تو رب سے مانگو۔"

ہمیں اس حدیث سے کوئی اختلاف نہیں ہے مگر کوئی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔ ہر بندے کا یہ مقام نہیں ہے کہ بھوک لگی ہوئی ہو تو وہ کہے میں نے کسی کو یہ نہیں کہنا کہ مجھے کھانا لا کر دو۔ وہ خاص لوگ ہیں ان کا مقام بھی ہے اور ان کے لیے یہ حکم بھی ہے۔ (ہر کسی کے لیے یہ حکم عام نہیں ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے)۔

ازالہ:...... یعنی ان کا کہنا ہے یہ توحید خواص ہے، یہ حکم بزرگوں کے لیے ہے۔ خاص گروہ کے لیے ہے کہ وہ اللہ کو پکاریں، عوام کا کام نہیں ہے کہ وہ اللہ کو پکاریں بلکہ (عوام تو) بزرگوں کو پکاریں۔

جلالی صاحب! میں مسلک اہل حدیث کا ادنیٰ سا طالب علم اور خادم ہوں۔ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آپ کتب احادیث کو پڑھیں اور یہ مفہوم وتفسیر دیکھائیں کہ عوام بزرگوں کو پکاریں اور بزرگ اللہ تعالیٰ کو پکاریں۔ یہ تقسیم آپ دکھا دیں اس تقسیم پر کوئی ایک صحیح حدیث پیش کر دیں ہم ماننے کے لیے تیار ہیں۔

لیکن جانتا ہوں کہ کوئی شخص اس تقسیم پر قیامت کی دیواروں تک کوئی حدیث پیش نہیں کر سکتا۔ یہ صوفیاء کی تقسیم ہے کہ یہ توحید عامہ ہے اور توحید خواص ہے اور یہ اخص الخواص ہے۔ یہ رسول کریم ﷺ کی تقسیم نہیں ہے۔

میں یہاں ایک سوال آپ سے کرتا ہوں کہ امام الانبیاء ﷺ سے بڑھ کر اللہ کا پیارا تو کوئی نہیں ہے کہ جب تین صحابہ میں سے ایک نے کہا آج کے بعد میں شادی نہیں کروں گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے نے کہا: ہمیشہ روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں رات کو سوؤں گا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میں تم سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والا ہوں، میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا ہوں۔ ((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .)) ''جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔'' انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میدان احد میں کفار آپ ﷺ کی طرف بڑھ رہے ہیں، آپ کے ساتھ سات انصاری اور دو قریشی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَ لَهُمُ الْجَنَّةُ أَوْ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ .)) ''کون ہے جوان کو ہم سے دور کرے گا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔''[1]

❀......جلالی صاحب آپ کہتے ہیں کہ توحید خاصہ ہے جبکہ آپ ﷺ تحت الاسباب اپنے صحابہ سے تعاون طلب کر رہے ہیں، ان سے بڑھ کر کوئی خواص میں ہوسکتا ہے؟ اور آپ کہتے ہیں کہ بھوکے کو روٹی بھی نہیں مانگنی چاہیے۔ یہ صوفیاء کی اصطلاح ہے، صابر کلیر کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے پیر نے اس کو دیگ بانٹنے پہ لگا دیا، کچھ عرصے بعد دیکھا تو سوکھ کر کانٹا بنے ہوئے۔ پوچھا تو کیوں نہیں کھاتا؟ کہا پیر صاحب! آپ نے مجھے کھانے کی اجازت نہیں دی بانٹنے کا حکم دیا تھا۔ نہ پیر سے مانگا اور نہ کھایا، کیونکہ وہ اس مقام پر پہنچ چکے تھے کہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا تھا۔

❀...... یہ جھوٹی کہانیاں ہیں کہ اتنے سال بھوکے رہے کھایا نہیں زندہ رہے وغیرہ۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا حال سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ! يَا عَائِشَةُ ذَاتَ يَوْمٍ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ .))[2]

''اے عائشہ! تمھارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟''

فرمایا: ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنِّي صَائِمٌ .)) ''پھر میں روزے سے ہوں۔''

---

[1] صحیح مسلم: 1789.
[2] صحیح مسلم: 1154.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہاں تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کھانا اپنی زوجہ محترمہ سے مانگ رہے ہیں۔ جبکہ آپ اپنے بزرگوں کو توحید خاصة الخاصه کے مقام پر پہنچاتے ہیں کہ وہاں پر پہنچ کر صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے۔ (اس سے پہلے غیروں سے مانگنا چاہیے۔)

کیا رسول اللہ ﷺ اس مقام پر نہیں پہنچے؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق سے تحت الاسباب مدد مانگنا شرک نہیں ہے بلکہ مخلوق سے مافوق الاسباب مدد مانگنا اور انھیں پکارنا شرک ہے۔

”شرك في النبوة“ اور ”شرك في الالوهيت“ کے متعلق شبہ:

مزید کہتے ہیں: ”اگر غور کیا جائے تو یہ کہنا پڑے گا کہ جس امت نے رسول اللہ ﷺ کی جلوہ گری کے بعد کسی نبی کی نبوت نہیں چلنے دی اور شرک فی النبوہ کو برداشت نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد جس نے یہ دعویٰ کیا ہے اس کا ڈٹ کے مقابلہ کیا ہے۔

جو امت سرکار کی ختم نبوت کی وجہ سے آج تک شرک فی النبوہ برداشت نہیں کرسکی وہ شرک فی الالوہیت کیسے برداشت کرسکتی ہے؟“

ازالــــہ :...... جلالی صاحب یہاں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس امت کے اندر شرک نہیں آئے گا، کیوں کہ یہ کسی نبی کی نبوت کو چلنے نہیں دیتے، نبی ﷺ کے آنے کے بعد۔

شاید مولوی صاحب کا حافظہ تھوڑا سا خراب ہو گیا ہے ورنہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اسی امت کے افراد تھے یا نہیں؟

❀ ...... گوہر شاہی پیر قبر پرستوں کی جماعت کا آدمی تھا، جس نے مہدی ہونے کا اعلان کیا، پھر جھوٹ کے پلندے کھڑے کیے اور کہا: میری تصویر حجر اسود میں بھی آ گئی، اور چاند میں بھی تصویر آ گئی صرف مومن کو نظر آئے گی، منافق اور جھوٹے کو نظر نہیں آئے گی۔ ہر بندہ خود سے منافق اور جھوٹے ہونے سے بچنے کے لیے کہتا ہے۔ جی واقعی، آپ کی تصویر نظر آ رہی ہے۔

❀ ......ارے! مرزا قادیانی دعوائے نبوت سے پہلے یہودی یا عیسائی تو نہیں تھا۔ وہ اسی امت کا ایک فرد تھا۔ مریدوں کی کثرت اور قوت کو دیکھ کر اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، کیا اس نے شرك فی النبوة نہیں کیا؟ اور اگر کوئی اس اعتراض کے جواب میں یہ کہے کہ یہ لوگ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شرک فی النبوۃ کر کے امت سے خارج ہوئے ہیں تو ہم عرض کریں گے کہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ کب امت میں باقی رہ جاتا ہے۔

لیکن ماننا پڑے گا کہ اس امت کا ایک گروہ ایسا تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں شرک کا جرم کیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور عبادت میں بھی شرک کیا۔

جلالی صاحب! آیئے قرآن مجید کا پیغام اور حدیث رسول ﷺ ملاحظہ کیجیے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ا ....﴿ادْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن : 60)

''مجھے پکارو میں تمھاری پکار قبول کروں گا۔''

۲ .... ﴿وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ (الانشراح : 8)

''اور اپنے رب ہی کی طرف پس رغبت کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۳...... ((اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .))

''جب سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے اور جب مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے۔''

یہ حدیث ان حاجیوں کو بتانی چاہیے جو مکہ جا کر فون کرتے ہیں کہ میں نے حج کر لیا ہے مگر مجھے بخار ہو گیا ہے، علی ہجویری رحمہ اللہ صاحب کی قبر پر نیاز دے دو اور کہو داتا صاحب! بخار اتار دیں۔ یہ حج اور عمرہ کرنے کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو مدد کے لیے پکارتے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے گھر جا کر بھی اللہ کے بندوں سے سوال کرتے ہیں۔

ہمیں انبیاء علیہم السلام کی سیرت اور زندگی سے بہت سبق حاصل ہوتا ہے (تمام انبیاء نے صرف رب العالمین کو پکارا ہے) سیّدنا ابراہیم علیہ السلام، امام الموحدین نے جب کلمہ (لا الہ الا اللہ) کی دعوت دی تو گھر والے اپنے اور پرائے قوم سبھی دشمن بن گئے، جبریل علیہ السلام آئے کہا: کوئی حاجت ہے؟ فرمایا: حاجت تو ہے مگر آپ سے نہیں آپ کے رب سے ہے، اور فرمایا: (حَسْبُنَا اللّٰهُ) اور سیّدنا ایوب علیہ السلام حالت بیماری میں کہتے ہیں: ﴿رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ سیّدنا ابراہیم اور ایوب علیہما السلام نے اپنے سے پہلے گزرے انبیاء کو نہیں پکارا۔ سیّدنا نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال تبلیغ کرتے رہے اور دعوت توحید دیتے رہے۔ بیٹے کو غرق ہوتے ہوئے دیکھ کر رب کو پکارتے ہیں۔

ہمیں ان انبیاء کرام کی سیرت سے یہ سبق ملا کہ جب بھی پکارو تو صرف اللہ تعالیٰ کو۔ جنھیں انبیاء کی سیرت سے یہ سبق ملا انھیں مبارک ہو۔

جنھیں یہ سعادت نصیب نہ ہوئی ان کے حصے میں ''ملفوظات'' آئی۔

❀......جس (ملفوظات) میں ہے کہ جنید بغدادی دریا کے اوپر بغیر کشتی کے جا رہے تھے کہ (یا اللہ یا اللہ) کہا اور پانی پر چلنا شروع کر دیا، مثل سڑک کراس کرنے لگے۔ پیچھے سے ایک مرید آیا اور کہا: شاہ جی میں نے بھی پار جانا ہے۔ کہا: تو کہہ (یا جنید! یا جنید!) اس نے یہ کہنا شروع کر دیا دریا نے اسے بھی راستہ دے دیا، اور جب درمیان دریا کے پہنچا تو شیطان لعین نے مرید کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت تو اللہ کو پکارے اور میں پیر کو؟ میں بھی اللہ کو پکاروں گا، اس نے فوراً کہا: (یا اللہ!) تو اسے غوطہ آیا اور وہ نیچے۔ اس نے کہا: پیر جی میں گیا، کہا: بے وقوف تجھے کس نے کہا کہ تو (یا اللہ) کہے بلکہ تو کہہ (یا جنید)، اس نے کہا: (یا جنید!) پانی اسے فوراً اوپر لے آیا۔ جب باہر آیا مرید نے کہا: یہ کیا معاملہ ہے حضرت! آپ یا اللہ کہیں اور میں یا جنید؟ کہا بے وقوف! ابھی تو جنید تک پہنچا نہیں اللہ تک کیسے پہنچے گا۔''

❀......جلالی صاحب! کاش! آپ نے عوام کو شرك فی النبوہ کا معنی و مفہوم اور اس کے تقاضے بتائے ہوتے تو عوام پیروں، فقیروں وغیرہ کے چنگل میں پھنسی نہ ہوتی، یہ پیر پرستی کا سارا دھندہ اور اس کی عمارت پاش پاش ہو جاتی، اور پھر آپ یہ لفظ استعمال کرنے سے قبل اپنے مفتیوں سے پوچھ لیتے کہ کہیں یہ لفظ وہابیوں نے تو نہیں گڑھ لیا؟

❀ ......مفتی اقتدار احمد نعیمی صاحب فتاویٰ نعیمیہ جلد:2، ص: 404 پر لکھتے ہیں کہ: ''اب حال ہی میں ان لوگوں نے تقلید کے خلاف ''شرك فی الرسالت'' کا لفظ ایجاد کیا، حالانکہ یہ لفظ نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت! آپ کہتے ہیں کہ ہم شرک فی الرسالت نہیں کرتے۔ ادھر مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ لفظ نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔

کل تک جس لفظ کو آپ غیروں کی ایجاد کہتے تھے آج آپ کی زبان کی نوک پر کیسے آ گیا؟ چلیں خیر...... دیر آئے، درست آئے۔

شرک فی الرسالت کیا ہے؟

اب آئیے یہ بات سمجھتے ہیں کہ شرک فی الرسالت کیا ہے؟

ابن العز الحنفی رحمہ اللہ شرح عقیدہ طحاویہ میں کہتے ہیں:

((فَهُمَا تَوْحِيْدَان ، لَا نَجَاةَ لِلْعَبْدِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ اِلَّا بِهِمَا: تَوْحِيْدُ الْمُرْسِلِ وَ تَوْحِيْدُ مُتَابَعَةَ الرَّسُوْلِ .))

’’توحید کی دو قسمیں ہیں: اگر کوئی شخص اللہ کے عذاب سے نجات چاہتا ہے تو ان دو قسموں کو تسلیم کرنا پڑے گا: پہلی قسم توحید مرسل (یعنی بھیجنے والے (اللہ) کی توحید، کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے)۔‘‘

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے نور میں سے نور قرار دینا کیا ہے؟ اور یہ اشعار......

چاچڑ وانگ مدینہ دسے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے وچ پیر فرید تے باطن وچ اللہ
اتوں اتوں بابا فرید وچوں وچوں اللہ

کیا ان اشعار کو آپ توحیدی اشعار کہیں گے؟

❀......اسی طرح ایک بدبخت اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ابو طالب ایک پادری کے پاس گئے۔ کہا: 13 رجب کو اتنے بجے ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس کا زائچہ بنا کر بتا وہ کیسا ہوگا؟ اس نے کاغذ وقلم لیا اور زائچہ بنانے لگا، ایک بنایا اسے پھاڑ دیا، دوسرا بنایا اسے پھاڑ دیا، لاتعداد زائچے بنانے کے بعد پھاڑتا رہا۔ ابو طالب نے کہا: کیا بات ہے؟ کہا: اس وقت میں اللہ پیدا ہوسکتا ہے کوئی بچہ نہیں۔ (نعوذ باللہ من ذلك)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بشرط صحت اللہ کا بیٹا ماننے والا پادری تو ایسے ہی زائچہ بنائے گا۔ اس قسم کے پلید اور باطل عقائد و واقعات کی ہم مذمت کریں تو ہمیں گستاخ اور بے ادب کہا جاتا ہے۔

❀......امام قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

((وَ اِنَّا وَ اللّٰهِ مَا نَعْلَمُهٗ كَانَ شِرْكٌ قَطُّ اِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: أَنْ يَدْعُوَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ ، أَوْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ ، أَوْ يُسَمَّى الذَّبَائِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ .)) ❶

''اللہ کی قسم! ہم ان تین کاموں کے سوا کسی اور کو شرک نہیں جانتے تھے: پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارنا، دوسرا یہ کہ کوئی غیر اللہ کو سجدہ کرے اور تیسرا یہ کہ کوئی غیر اللہ کے نام پر اپنے جانور ذبح کرے۔''

❀......اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ نہیں پکارتے اور ہم اپنے بزرگوں اور پیروں کو الٰہ نہیں کہتے تو اس کا جواب میں یوں دیتا ہوں کہ سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جب یہ فرمان الٰہی سنتے ہیں: ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ تو فرمانے لگے: اے اللہ کے رسول ہم نے اپنے پیشواؤں کو رب نہیں کہا۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُم وَ لٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ ، وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ .)) ❷

''یہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ وہ جب ان کے لیے کوئی چیز حلال کہتے تو اسے حلال سمجھتے اور جب ان پر کوئی چیز حرام کر دیتے تو وہ اسے حرام سمجھتے۔''

❀......اسی طرح سیّدنا ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرکہ حنین کے لیے نکلے تو مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے، ((يُقَالُ لَهٗ ذَاتُ اَنْوَاطٍ .)) ''اس درخت کو ذات انواط کہا جاتا تھا۔'' وہ اپنا اسلحہ اس کے ساتھ لٹکاتے تھے۔

---

❶ تفسیر الطبری: 81/12، رقم: 13820. ❷ سنن ترمذی: 30951. نیز دیکھئے: تفسیر ضیاء القرآن، ج: 2، ص: 198۔ تفسیر نعیمی، ج: 10، ص: 251۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ نے اس درخت کو دیکھ کر کہا: اللہ کے رسول ہمارے لیے بھی ذات انواط بنوا دیں جیسے ان کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تمھاری یہ بات ایسے ہی ہے جیسے کہ قوم موسیٰ نے کہا تھا: ﴿اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ ''ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دیں جیسے ان کا الٰہ ہے۔'' [1]

جلالی صاحب! آپ کہتے ہو کہ شرک یہ ہے کہ کسی غیر اللہ کو واجب الوجود اور مستحق عبادت ماننا، تو کیا یہاں صحابہ نے واجب الوجود اور مستحق عبادت مانا تھا درخت کو؟ (ہرگز نہیں، تاہم) اس کے باوجود آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟ ''تم نے تو قوم موسیٰ جیسی بات کہی ہے'' چنانچہ کوئی مومن صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق شرک کا سوچ بھی نہیں سکتا اور صحابہ کی ادنیٰ سی گستاخی باعث ہلاکت اور بربادی ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف غیر اللہ کو الٰہ کہنے سے الٰہ ماننا نہیں ہوتا، بلکہ ایسے کام کرے جو صرف الٰہ کے لیے خاص ہوتے ہیں۔ یہ بھی الٰہ بنانے کے مترادف ہے۔ قتادہ رحمہ اللہ نے جو دوسری بات کہی ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا بھی شرک ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سجدہ کرنا تو دور کی بات قبروں اور مزاروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔

تیسرا کام جو شرک میں شامل ہے، وہ یہ ہے کہ ذبح ہونے والے جانوروں کو غیر اللہ کے نام پر رکھے۔ یعنی یہ جانور فلاں موقع پر بزرگوں کے نام اور یہ عرس پر اور یہ فلاں موقع پر وغیرہ۔

بتوں کی محبت غالب اور رب کی محبت مغلوب کا شبہ:

کہتے ہیں: ''پوری دنیا میں تم دیکھ لو تمھیں اس امت کا ایک بھی فرد ایسا نہیں ملے گا کہ جس کا عقیدہ توحید اتنا ریتلا ہو چکا ہو کھوکھلا ہو کہ اس کے دل میں بتوں کی محبت غالب آ جائے اور رب کی محبت اور عقیدہ مغلوب ہو جائے۔''

ازالہ:...... یعنی ان صاحب کے نزدیک اگر بتوں کی محبت زیادہ ہوئی، غالب آ گئی اور رب کی محبت مغلوب ہوگئی تب پھر یہ مشرک ہوگا۔

[1] سنن ترمذی: 2180.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ اگر بتوں کی محبت اور رب کی محبت برابر برابر ہو جائے پھر وہ مومن ہوگا؟

انڈیا میں ایک کمرے میں کعبہ کی تصویر اور دوسری طرف بھگوان کی تصویر دونوں کی برابر محبت ہے تو کیا وہ مومن ہے؟ جبکہ رسول کریم ﷺ کی تعلیم سے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ شرک کے شائبہ والی جگہ پر اللہ کی عبادت بھی درست نہیں، آپ نے اس قدر اہتمام فرمایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک سائل نے پوچھا کہ بوانہ مقام پر میں نے نذر مانی تھی جانور ذبح کرنے کی، کیا میں وہاں ذبح کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہاں مشرکوں کا میلہ تو نہیں لگتا تھا؟ کہا: نہیں، فرمایا: کیا وہاں کوئی بت تو نہیں تھا؟ کہا: نہیں پھر فرمایا: جاؤ اپنی نذر پوری کرلو۔"[1]

❀......حضرت! آپ کو قوم میں ایک فرد نہیں، بلکہ افراد مل جائیں گے۔ انڈیا کے قبر پرستوں کے ایک جلوس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سبز پگڑیاں پہنی ہوئی، سرنگی اور ڈھول بجتے ہوئے یہ بابا جی کے مندر پر جا رہے ہیں اور وہ مندر ہندوؤں کا مندر ہے، مورتی کا مندر ہے اور وہاں جا کر مندر پر پھول چڑھاتے ہیں، عبادت بھی کرتے ہیں اسے پکارتے ہیں اور اس سے مانگتے بھی ہیں۔ اب ان مسلمانوں کو آپ کیا کہیں گے؟ مشرک یا موحد؟

❀......اسی طرح انڈیا کا ایک قبر پرست میاں محبوب علی بابا۔

یہ انڈیا کے موجودہ وزیر اعظم کے ساتھ کھڑے ہو کر ایک مورتی کو ہار پہناتا ہے اور شمع جلاتا ہے۔ لوگو! اسی لیے ہم قبر پرستی سے روکتے ہیں۔ کیونکہ یہ آگے جا کر صنم پرستی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

❀......اس طرح آپ کے پیر ہیں عبدالوہاب شعرانی، جس کی امام احمد رضا صاحب نے بڑی تعریف کی ہے ملفوظات میں۔ پیر عبدالوہاب کی کتاب الطبقات الکبریٰ: 147/2 پر ایک بزرگ کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ وہ بزرگ سرکار محمد الغبری لکھتے ہیں:

((كَانَ مِنْ اَصْحَابِ جَدِّیْ اَنَّهٗ جَائَهُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَسَئَلُوْهُ الْخُطْبَةَ وَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَطَلَعَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ وَمَجَّدَهٗ فَقَالَ:

[1] سنن ابن ماجه: 2131.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ لَكُمْ اِلَّا اِبْلِيْسَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ النَّاسُ: كَفَرَ فَسَلَّ السَّيْفَ وَ نَزَلَ وَ حَرَبَ النَّاسَ كُلُّهُمْ مِنَ الْجَامِعِ فَجَلَسَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ اِلٰى اَذَانِ الْعَصْرِ...... اَنْ يَدْخُلَ الْجَامِعَ .))

کہتا ہے کہ سرکار محمد الغبری میرے دادا کے ساتھیوں میں سے تھا۔ ایک دفعہ وہ جمعہ کے دن ان کے پاس آیا، لوگوں نے اسے خطبہ جمعہ کا کہا کہ تم پڑھاؤ گے؟ اس نے کہا: بسم اللہ۔ چنانچہ وہ منبر پر چڑھا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کی بزرگی بیان کی۔ پھر کہنے لگا: میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا معبود صرف ابلیس ہے، لوگوں نے کہا: یہ کافر ہو گیا ہے، چنانچہ اس نے تلوار نکالی، منبر سے اترا اور سارے لوگ مسجد سے باہر بھاگ گئے پھر وہ اذانِ عصر تک منبر کے پاس بیٹھا رہا اس انتظار میں کہ کون آتا ہے۔ اب بتائیے یہ شرک ہے یا نہیں؟

ابن العز الحنفی رحمہ اللہ نے توحید کی دوسری قسم بیان کی ہے: (توحيد متابعة الرسول) ''یعنی اتباع رسول ﷺ۔'' اور یہ کیسے ہوگی؟ فرماتے ہیں:

((فلا يحاكم الى غيره، ولا يرضى بحكم غيره، ولا يقف تنفيذ امره وتصديق خبره على عرضه على قول شيخه وامامه وذوى مذهبه وطائفته ومن يعظمه، فان اذنوا له نفذه وقبل خبره، والا فان طلب السلامة فوضه اليهم واعرض عن امره وخبره. والا حرفه عن مواضعه، وسمى تحريفه تاويلا وحملا، فقال: نؤوله ونحمله فلان يلقى العبد ربه بكل ذنب. ما خلا الا شراك بالله...... خير له من ان يلقاه بهذا الحال، بل اذا بلغه الحديث الصحيح يعد نفسه كانه سمعه من رسول الله ﷺ فهل يسوغ ان يؤخر قبوله والعمل به حتى يعرضه على رأى فلان وكلامه ومذهبه؟ بل كان الغرض المبادرة الى امتثاله من غير التفات الى سواه، ولا يستشكل قوله لمخالفته رأى فلان، بل تستشكل الآراء لقوله، ولا يعارض نصه بقياس، بل تهدر الا قسية وتلغى لنصوصه، ولا يحرف كلامه عن حقيقته.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم اس وقت تک نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم اللہ کو ایک معبود نہ سمجھیں اور رسول کریم ﷺ کو ایک مطاع نہ سمجھیں، نہ آپ کے غیر کی جانب فیصلہ لے جائیں، نہ اس کے فیصلہ کو تسلیم کریں اور نہ ہی آپ کے حکم کے نفاذ میں توقف اختیار کریں یا آپ کے حکم کو کسی امام، شیخ کے قول پر پیش کریں اگر ان کے قول کے مطابق ہو تو نافذ کریں، نہ ائمہ، مشائخ کی طرف تفویض کریں اور تحریف کے مرتکب ہو کر اس کا نام تاویل رکھیں۔ یہ سب کچھ توحید فی الرسالہ کے منافی ہے اور اس قسم کے نظریات والا انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا بلکہ شرک کے علاوہ دیگر تمام گناہوں کے ساتھ اگر کوئی شخص بارگاہِ الٰہی میں جاتا ہے تو اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں رسولِ اکرم ﷺ کی اطاعت سے دست کش ہو کر کسی امام شیخ کی اطاعت کو ترجیح دیتا ہو یا ان کے اقوال کو آپ کے اقوال پر تفوق عطا کرتا ہو بس ایک مسلمان کا یہ حال ہو کہ جب اسے صحیح حدیث کا علم ہو جائے تو وہ یوں سمجھے کہ وہ اس حدیث کو رسول اکرم ﷺ سے سن رہا ہے کیا کسی انسان کے لیے یہ بات زیب دیتی ہے اور کیا اس کا کچھ جواز ہے کہ وہ حدیث رسول کو قبول کرنے اور اس پر عمل سے پہلے اس کو کسی امام کے قول، مذہب پر پیش کرے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ حدیث رسول کو بلا پس و پیش تسلیم کرے اس کے غیر کی طرف التفات بھی نہ کرے اور نہ ہی یہ اشکال پیش کرے کہ یہ حدیث تو فلاں امام کی رائے کے خلاف ہے، ائمہ کی آراء کو حدیث رسول کے سامنے ترک کرے، نص کے مقابلہ میں قیاس کا معارضہ نہ کرے، تمام قیاسات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نصوص سنت کے ساتھ وابستگی اختیار کرے۔ کسی قسم کی تحریف کا ارتکاب نہ کرے نہ ہی الفاظ کو اس کے حقیقی معانی سے تبدیل کر کے عقل کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے، سنت کے مقابلہ میں عقل مجہول ہے بلکہ راہ صواب سے بعید ہے، حدیث رسول کو بہر حال قبول کیا جائے خواہ کسی کی موافقت ہوتی ہو یا نہ ہو کسی کا خیال نہ کیا جائے۔''

سلف صالحین میں امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کی زندگی اور طرز عمل ہمارے سامنے واضح ہے کہ انھوں نے حدیث رسول کے معانی و مفہوم کی خاطر اپنی جانوں کی پروا نہ کی، ان کے اصل معانی اور مفہوم سے منہ پھیرا، نہ تحریف کی اور نہ تبدیلی کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ آج احادیث میں تحریف کی جاتی ہے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَ الْمُحَلَّلَ لَهٗ .)) ''اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت کرے۔'' لیکن اس کا مفہوم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ الفاظ تو لعنت والے استعمال کیے ہیں مگر اس سے مراد رحمت ہو سکتی ہے۔

احادیث صحیحہ کے متعلق عقیدہ تو یہ ہونا چاہیے کہ صحیح احادیث آ جائیں تو بندہ سمجھے کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ جبکہ آپ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ خبر واحد عقیدے میں حجت نہیں جب تک کہ خبر متواتر نہ ہو۔ اس وقت تک اس پر عمل نہ کیا جائے گا۔

پھر آپ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ سیّدنا ابو ہریرہ اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہما کی روایت جب تک قیاس کے مطابق نہ آ جائے اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگی۔

جلالی صاحب! آپ کے ہاں یہ مشہور اصول ہے۔ اصول کرخی میں ہے:

((اِنَّ كُلَّ آيَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهَا تحمِلُ عَلَى النَّسْخِ، وَاِنَّ كُلَّ خَبَرٍ يَجِيُّ يُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهٗ يُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ .))

''قرآن مجید کی ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب (یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کے قول کے خلاف آ جائے تو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا (یعنی وہ آیت منسوخ ہے) اور ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب کے قول کے برخلاف آ جائے تو اسے بھی نسخ پر محمول کیا جائے گا۔''

جلالی صاحب! آپ کے بزرگوں کے اصول کے مطابق قرآن مجید کی آیت اور حدیث مصطفیٰ ﷺ سے قول امام بڑھ گیا ہے۔ پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ ہم شرك فی الرسالت کو برداشت نہیں کرتے؟ پھر بھی بارگاہ رسالت مآب میں ادب کا دعویٰ آپ کا ہے۔ اگر یہ ادب ہے تو بدتمیزی اور بے ادبی کسے کہیں گے؟ آیئے ذرا اس دعوے کے بطلان کے لیے مزید جانیے۔

❀ ......خواجہ غلام فرید صاحب کی کتاب ''فوائد فریدیه، ص: 83'' پر ایک قصہ لکھا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی صاحب کے پاس ایک شخص آیا اور آ کر کہنے لگا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے بھی اپنا مرید بنالیں تو وہ کہنے لگے کہ میرا مرید بننا ہے تو پڑھو: ”لا الٰــه الا اللّٰــه چشتی رسول اللّٰہ . “

آپ کہتے ہیں کہ ہم نے شرك فی النبوة نہیں کیا، آپ نے مقام نبوت پر اپنے بزرگوں ، پیروں، فقیروں کو بٹھایا ہے اور اگر آپ کہیں کہ صوفیا قسم کے لوگ ہیں۔ لہٰذا یہ مجذوب ہیں۔ ارے مجذوب قسم کے لوگوں کی کتب چھپ کر آپ کے حلقے میں پڑھی جاتی ہیں اور آپ ان کے مزاروں کے متعلق کہتے ہو کہ وہ نور کا جگمگاتا ہوا روشنی کا مرکز بن چکا ہے۔ اگر یہ مجذوب تھے تو ان کی کفریہ باتوں کی اشاعت کیوں جاری ہے؟ کیا مجذوبانہ باتوں کی اشاعت ہونی چاہیے؟

یاد رہے کہ شـرك فی النبوة برداشت ہی نہیں کر رہے بلکہ یہ نام نہاد مجذوب نبوت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ جب تک اہل حدیث زندہ ہیں ان شاء اللہ کسی طرح بھی اس قسم کے ڈاکے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اللہ کی قسم! ہم ختم نبوت کے عقیدے کے چوکیدار ہیں۔ جب تک ان جسموں میں ایک ذرہ بھی خون کا باقی رہے گا ختم نبوت پر پہرہ دیتے رہیں گے۔

❀ ......اسی طرح مفتی احمد یار خان نعیمی ”جاء الحق ، ص: 26“ پر لکھتے ہیں:

”چار مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں، اگر چہ وہ صحابہ کے قول، صحیح حدیث اور (قرآن کی) آیت کے موافق ہی کیوں نہ ہو۔“

جلالی صاحب! ان دلائل سے واضح ہوا کہ آپ نے جو دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے شرک فی النبوة کو برداشت نہیں کیا، بالکل باطل ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی کہ آپ نے توحید کے متعلق جتنے بھی شبہات اور اعتراضات پھیلانے کی ناکام کوشش کی ہے اور اپنے عقائد و نظریات کو قرآنی آیات و احادیث رسول ﷺ اور دیگر گمراہ لوگوں کی کتب سے دلائل ذکر کیے ہیں ایک تو قرآن و حدیث کا غلط معنیٰ و مفہوم بیان کیا ہے اور دوسرا گمراہ لوگوں کی کتب سے حوالے دینے کے بجائے آپ نے اکابر ائمہ احناف کی کتب سے توحید کی حقیقت اور شرک کا مفہوم بیان نہیں کیا، آخر کیوں؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق بات سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

عقیدۂ توحید پر
جلالی کے شبہات کا ازالہ